http://www.khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۱۱ تا ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ بمطابق ۲ تا ۸ اکتوبر ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۱۹

علماء امت پر قادیانیوں کا افترا اور اس کا جواب

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازیگر کھلا

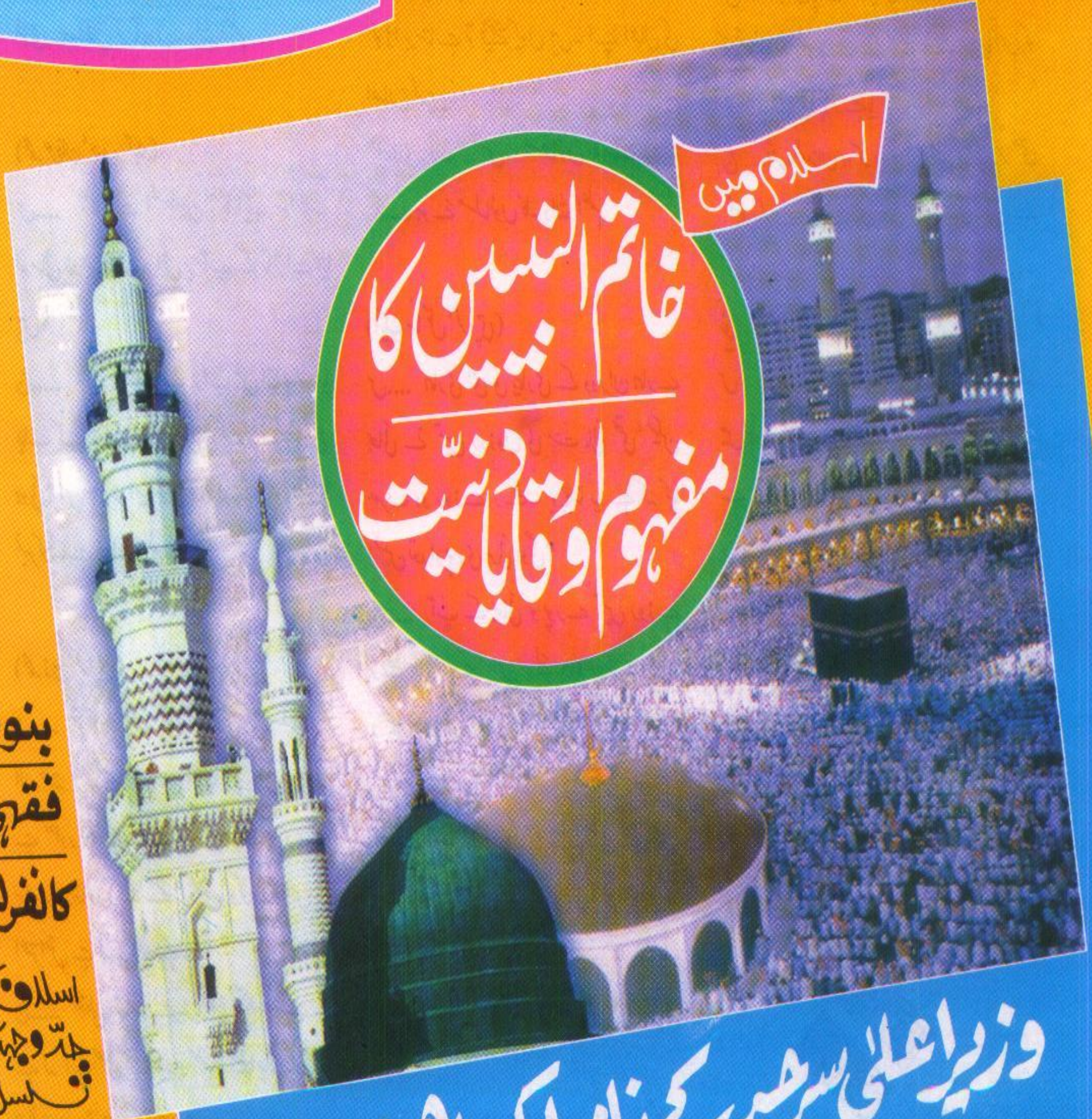

بنوں فقہی کانفرنس

اسلاف کی جدوجہد کا تسلسل

وزیراعلیٰ سرحد کے نام ایک اہم خط

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

(ذاکر حسین' اکوڑہ خٹک)

س..... اکوڑہ خٹک سے جاری کردہ ایک فتویٰ ارسال خدمت ہے جو تبلیغی حضرات کے حوالے سے ہے۔ کیا یہ فتویٰ درست ہے؟

ج..... میں نہ ان مبلغوں سے اتفاق کرتا ہوں جن کا ذکر استفتاء میں ہے۔ نہ مفتی صاحب کے فتویٰ سے اتفاق کرتا ہوں۔ واللہ اعلم

(محمد عرفان' حیدر آباد)

س..... "جماعت المسلمین" کا ایک سوالنامہ ارسال خدمت ہے۔ اس پر آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

ج..... اس سوالنامہ کے جواب میں اتنا پوچھ لیا جائے کہ "جماعت المسلمین" کب سے شروع ہوئی؟ اس کا پہلا امیر کون تھا؟ اور موجودہ امیر کا نمبر کونسا ہے؟ واللہ اعلم

(محمد زبیر' کراچی)

س..... قرآن پاک کی آیت وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین کا ترجمہ ایک مسجد میں یہ لکھا ہے "اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کے لئے" بعض لوگوں کو اس پر اعتراض ہے کہ یہ غلط ہے۔

ج..... لفظی ترجمہ ہے۔ بالکل صحیح مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا جانا سارے جہانوں پر رحمت کے لئے ہے۔

س..... موجودہ حکومت نے جو حالات پیدا کئے ہیں ان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ نیز کیا اس ملک کو اسلامی ملک کہنا درست ہے؟

ج..... حکومت نے جو حالات پیدا کئے ہیں وہ خود "عوام" کی شامت اعمال ہے "عوام" نے اس کو اپنے اوپر مسلط کیا ہے۔ جب عذاب الٰہی کا کوڑا برستا ہے تو چیختے کیوں ہیں۔ اپنے اعمال کی اصلاح کریں۔

"اسلامی ملک" نہیں۔ مسلمانوں کا ملک ہے۔ بگڑے ہوئے مسلمانوں کا۔ واللہ اعلم

(ایک سائل' کراچی)

س..... ہماری امی کی بیماری کے دوران ہمارے بھائی نے تیس روزوں کی منت مانی تھی' لیکن صرف دو روزے رکھے۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا انہیں تعداد پوری کرنی ہوگی؟

ج..... آپ کے بھائی کو پورے تیس روزے رکھنے لازم ہے' اس لئے ۲۸ روزے مزید رکھیں۔ واللہ اعلم

(عظمت علی' ٹنڈو آدم) س..... میں نے اپنی شلوار کو جس پر منی لگی ہوئی تھی دھویا' دھونے کے بعد اس شلوار پر چیونٹیاں آنے لگیں۔ کیا یہ اس وجہ سے تو نہیں کہ شلوار پر منی کا اثر باقی رہ گیا ہو؟

ج..... اگر تین بار دھو کر نجاست زائل ہوگئی تو کپڑا پاک ہوگیا۔ چیونٹیوں کا آنا اس وجہ سے بھی ہو سکتا ہے کہ کپڑا صحیح طور پر نہیں دھویا گیا۔ اس وجہ سے ہو سکتا ہے' اس میں شکر ہو۔

س..... اگر شلوار ناپاک ہے تو اسے پہن کر جس بستر پر سویا اور جس جگہ بیٹھا جائے کیا وہ جگہ بھی ناپاک ہو جائے گی؟

ج..... جب آپ نے دھو کر اس کو پاک کرلیا اور آپ کو اطمینان ہوگیا تو مزید وہم میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ ان چیزوں کو پاک سمجھئے۔ واللہ اعلم

غیر مسلم کو قرآن دینا:

س..... قرآن پاک انگریزی ترجمے کے ساتھ اگر کوئی غیر مسلم پڑھنے کے لئے مانگے تو کیا اس کو قرآن پاک دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج..... اگر اطمینان ہو کہ وہ قرآن مجید کی بے حرمتی نہیں کرے تو دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اس سے کہا جائے کہ غسل کرکے اس کی تلاوت کیا کرے۔

غیر مسلم رشتہ دار سے تعلقات:

س..... میرے ایک عزیز کی شادی ہندو گھرانے میں ہوئی۔ لڑکی مسلمان ہوگئی اب ان ہندو لوگوں سے تعلقات ہوگئے ہیں۔ ان کے گھر میں آمد و رفت ہوتی ہے اب ان کے گھر میں کھانے پینے کی کیا صورت ہوگی' کیا ان کے گھروں میں ہر قسم کا کھانا کھا سکتے ہیں؟

ج..... غیر مسلم کے گھر کھانا کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ یہ اطمینان ہو کہ وہ کھانا حلال اور پاک ہے۔ البتہ کسی غیر مسلم سے محبت اور دوستی کا تعلق جائز نہیں۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۱۱ تا ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۲ تا ۸ اکتوبر ۱۹۹۸ء | شمارہ ۱۹

بیاد:
☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆مولانا لال حسین اخترؒ
☆مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆مولانا محمد حیاتؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازیگر کھلا! (اداریہ)	4
اسلام میں خاتم النبیین کا مفہوم اور قادیانیت (حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی)	6
عقیدۂ ختم نبوت اور وفاقی شرعی عدالت (مولانا نور الحق نور)	9
علماء امت پر قادیانیوں کا افترا اور اس کا جواب (مولانا جلال الدین ڈیروی)	12
ملتان فقہی کانفرنس اسلاف کی جدوجہد کا تسلسل (مولانا محمد زبیر)	14
مرزا قادیانی کے کرتوت ایک قادیانی کے جواب میں (مولانا محمد اشرف کھوکھر)	17
وزیر اعلیٰ سرحد کے نام ایک اہم خط...... (ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد)	19
خاتم الانبیاء ﷺ کے عالمگیر معجزات (مولانا عبداللطیف مسعود)	21
مسلم ممالک پر امریکی حملے کیوں؟ (ڈاکٹر دین محمد فریدی)	23
اخبار ختم نبوت	25

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: خرم
کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۵۰ روپے سہ ماہی: ۸۰ روپے
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ ۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN LONDON. SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازیگر!

قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر کی جانب سے بھی بار بار یہ مغالطہ دیا جاتا ہے کہ قادیانی حضور اکرم ﷺ کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں اور اس سلسلے میں وہ کچھ جھوٹی تحریریں بھی پیش کرتے ہیں اور اس طرح قادیانی جماعت کا لاہوری گروپ جو کہ اقتدار کے اختلافات کی وجہ سے الگ ہوا تھا اس نے اپنا ہفتہ وار ایک صفحہ کا پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں دعویٰ کیا ہے کہ ہم حضور اکرم ﷺ کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں اور اس سلسلے میں انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریریں پیش کی ہیں جس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور اکرم ﷺ کو خاتم النبیین 'خاتم الانبیا' آخری نبی اور آپ کے بعد نبوت کے سلسلے کو ختم ہونے کا لکھا ہے۔ اور ان تمام تحریروں اور دعووں سے قادیانی جماعت کا مقصد مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے اور ان کو ورغلا کر مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت میں شامل کر کے ان کو ملت اسلامیہ سے خارج کرنا ہے' بات دراصل یہ ہے کہ مرزا طاہر ہو یا قادیانیوں کا لاہوری گروپ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ دجل و فریب اور جھوٹ اور کذب سے کیوں کام لیتے ہیں؟ مرزا غلام احمد قادیانی کے تین دور گزرے ہیں۔ ایک دور میں مناظر اسلام کی حیثیت سے اپنے آپ کو متعارف کرایا ہے' اس میں وہ اسلام کا سب سے بڑا مبلغ نظر آتا ہے۔ دوسرا دور مجدد' ملہم اور مہدی کا' جس میں وہ اشاروں' کنایوں اور تعبیرات کی روشنی میں مسیح موعود اور جھوٹی نبوت کی طرف سفر کرتا ہے۔ اور تیسرا دور باضابطہ مسیح موعود اور جھوٹے دعویٰ نبوت کا دور ہے۔ اس میں وہ صاف صاف اور کھلم کھلا اعلان کرتا ہے کہ ﴿مرزا غلام احمد قادیانی﴾ اپنے پہلے دور اور دوسرے دور میں حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی تسلیم کرتا ہے' آپ کو خاتم الانبیا کا لقب دیتا ہے اور جھوٹے دعویٰ نبوت کے تصور کو خارج از اسلام قرار دیتا ہے﴾ اور یہ دور تقریباً ۵۲ سال پر محیط ہے' اس کے بعد زندگی کے باقی سال وہ مسیح موعود اور اپنے جھوٹے دعویٰ نبوت پر اصرار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جو ان کو اس حیثیت سے نہیں مانتا ﴿وہ کنجریوں کی اولاد ہے اور جنگل کے خنزیر اور ان کی عورتیں کتیاں ہیں اور وہ جہنمی کافر اور پکے کافر ہیں۔﴾

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے مرزا طاہر اور لاہوری جماعت کے سربراہوں سے یہی سوال پوچھا تھا کہ خاتم النبیین کے سلسلے میں مرزا غلام احمد قادیانی کی وہ تحریریں جو ان کی باون سالہ پہلے دور کی تحریریں ہیں وہ صحیح ہیں یا بعد کے مختصر دور کی تحریریں؟ لیکن وہ اس کا کوئی جواب نہیں دے سکے۔ اس طرح مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اسمبلی میں مرزا ناصر اور مرزا صدر الدین سے یہی سوال کیا تھا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور اس کے نہ ماننے والوں کو کافر اور جہنمی تو مرزا ناصر نے کہا کہ ہاں وہ ان کو کافر سمجھتے ہیں اور صدر الدین نے بھی یہی کہا تھا' جس پر پوری قومی اسمبلی نے ان کو کافر قرار دیا۔ ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی کی وہ تحریریں پیش کی جا رہی ہیں جس میں انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اپنے آپ کو ﴿محمد﴾ اور ﴿احمد﴾ گردانا۔ قرآن کریم کی وہ آیات جو حضور اقدس ﷺ سے متعلق ہیں ان کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے' اب مرزا طاہر اور لاہوری گروپ سے یہ سوال ہے کہ وہ جواب دیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ان تحریروں کا کیا مفہوم ہے اور کیا ایسی تحریر سے اس شخص اور اس کے پیروکاروں کو مسلمان کہا جا سکتا ہے؟ اگر وہ جواب نہ دے تو فیصلہ آپ خود ہی کر لیں۔ اس کے علاوہ ہم مرزا طاہر کو بار بار کہہ چکے ہیں کہ وہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کو صحیح اور حق پر سمجھتا ہے تو پھر کھلم کھلا اس کی تبلیغ کیوں نہیں کرتا' مسلمان بن کر لوگوں کو دھوکہ کیوں دیتا ہے؟ الحمد للہ! مسلمان اپنے جس بزرگ کی طرف منسوب ہوتا ہے اس کا اعلان کرتا ہے۔ پھر مرزا طاہر کو مرزا غلام احمد قادیانی یا اپنے لئے تاویلات کی کیوں ضرورت پڑتی ہے؟ بات صرف اتنی ہے ﴿دیتے ہیں دھوکہ یہ بازیگر کھلا۔﴾

اب مرزا غلام احمد کی تحریریں ملاحظہ فرمائیں:

﴿میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا..... اور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔﴾ (حقیقۃ الوحی ص ۳۸۷ روحانی خزائن نمبر ۲۲ ص ۵۰۳ از مرزا قادیانی)

﴿اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔﴾ (حقیقۃ الوحی ص ۶۸ روحانی خزائن نمبر ۲۲ ص ۵۰۳ از مرزا قادیانی)

﴿مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔﴾ (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰ روحانی خزائن نمبر ۲۲ ص ۱۵۳، ۱۵۴ از مرزا قادیانی)

﴿یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصوں کی پوجا کرو۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا۔ جو کچھ ہیں قصے ہیں اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں اپنی جان بھی فدا کرے اس کی رضا جوئی میں فنا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کر لے تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا اور مکالمات اور مخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔ (دریں چہ شک۔ ناقل) میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ایسا مذہب جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور اندھا رکھتا ہے اور اندھا ہی مارتا اور اندھا ہی قبر میں لے جاتا ہے۔﴾ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۳ روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۳۵۴ از مرزا قادیانی)

اور مرزا محمود نے لکھا کہ :

﴿پس یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ مگر نبوت صرف آپ کے فیضان سے مل سکتی ہے۔ براہ راست نہیں مل سکتی اور پہلے زمانہ میں نبوت براہ راست مل سکتی تھی۔ کسی نبی کی اتباع سے نہیں مل سکتی تھی۔﴾ (حقیقۃ النبوۃ حصہ اول ص ۲۲۸ از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی)

﴿اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ تو میں اسے کہوں گا کہ تو جھوٹا ہے کذاب ہے۔ آپ کے بعد نبی آسکتے ہیں۔ اور ضرور آسکتے ہیں۔﴾ (انوار خلافت ص ۶۵ از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک نبوت کا معیار :

﴿مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے۔ اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل اس پر ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے۔﴾ (تریاق القلوب ص ۱۵۲ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۲۷۹، ۲۸۰ از مرزا قادیانی)

علامہ شعیب ندیمؒ کی شہادت.......... حکومت دہشت گردی کا سدباب کیوں نہیں کرتی ؟

گزشتہ دنوں سپاہ صحابہؓ کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل علامہ شعیب ندیم کو ان کے ہمراہیوں کے ہمراہ انتہائی بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔ اس سے قبل سپاہ صحابہؓ اور جمعیت علمائے اسلام اور دیگر مذہبی جماعتوں کے کئی رہنماؤں کو اس طرح شہید کر دیا گیا۔ اس سے قبل ہم کئی مرتبہ ان سطور کے ذریعہ حکومت کو آگاہ کر چکے ہیں کہ اہل حق کا یہ قتل ملک کے لئے تباہی کا باعث ہوگا اور دشمن جس طرح اہل حق کو ختم کر رہا ہے وہ حکومت کے چہرے پر بد نما داغ ہے لیکن حکومت اس طرف بالکل توجہ ہی نہیں دیتی۔ حکومت کی اس سے بڑی نااہلی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ فوری طور پر قاتلوں کو گرفتار کیا جائے اور دہشت گردی کے اس سلسلے کو روکا جائے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

اسلام میں خاتم النبیین کا مفہوم اور قادیانیت

انٹرنیشنل ختم نبوت سیمینار لندن برائے ۲۰ر جولائی ۱۹۹۷ء کے منتظمین کی درخواست پر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے قلم فیض رقم سے لکھے گئے مقالہ ”: اسلام میں ”خاتم النبیین کا مفہوم اور قادیانیت“ کو افادہ عام کی غرض سے قارئین ”ختم نبوت“ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (مدیر)

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، امابعد:

اس جلسہ میں میرے لئے مقالے کا عنوان تجویز کیا گیا ہے: ”اسلام میں ”خاتم النبیین“ کا مفہوم اور قادیانیت“

جیساکہ آپ دیکھ رہے ہیں اس عنوان کے تحت دو چیزیں آتی ہیں، خاتم النبیین کی تشریح، اور قادیانیوں نے اس کے مفہوم کو بگاڑنے کی جو کوشش کی ہے اس کی نقاب کشائی۔ انہی دونوں موضوعات پر مختصر روشنی ڈالوں گا۔ واللہ الموفق لکل خیر و سعادۃ۔

حصہ اول

امت اسلامیہ کا بغیر کسی شک و اختلاف کے یہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اکابر امت نے اس موضوع پر مستقل رسائل تصنیف فرمائے ہیں۔ حضرت مفتی محمد شفیع نور اللہ مرقدہ کا رسالہ ”ختم نبوت کامل“ اس موضوع پر نہایت جامع ہے۔ اس ناکارہ نے بھی اس موضوع پر ”عقیدہ ختم نبوت“ کے نام سے ایک رسالہ تحریر کیا ہے، جو تحفہ قادیانیت جلد اول کا سرعنوان ہے۔ اس مقالے میں مختصراً چند نکات ذکر کروں گا جو انشاء اللہ سامعین و قارئین کے لئے مفید بھی ہوں گے اور جدید بھی۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت

عقیدہ ختم نبوت قطعی و یقینی بھی ہے اور ضروری بھی۔ اور اس کا انکار در حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار ہے۔ نعوذ باللہ

اسلامی عقائد پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں، ان میں عقیدہ ختم نبوت نیز اس کی تشریح کے بطور خاص ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ شرح عقائد نسفی میں ہے: ”اول الانبیاء آدم و آخرھم محمد صلی اللہ علیہ وسلم“

ترجمہ ”: انبیائے کرام کی جماعت میں سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم“ چنانچہ اس بنی نوع انسان میں حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے کوئی نبی نہیں ہوا، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا، نہ قیامت تک ہوگا۔ گویا جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی خاتم النبیین نہیں مانتا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا انکاری ہے یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا انہوں نے یا تو اپنے آپ کو امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم سے الگ کرلیا، جیسے بہائی فرقہ، یا انہوں نے عام لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے دجل و تلبیس کا جال پھیلایا، اور مختلف تاویلیں کیں، لیکن وہ اس کا انکار نہ کرسکے کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا قطعی عقیدہ ہے۔

مناسب ہوگا کہ یہاں قرآن کریم، حدیث نبوی، اور اجماع امت کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت کا جائزہ لیا جائے، اور آخر میں عقل سلیم کی روشنی میں اس پر غور کیا جائے۔

عقیدہ ختم نبوت اور قرآن کریم

حضرت شیخ الاسلام امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ نے اپنے رسالہ ”خاتم النبیین “ میں ذکر کیا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت قرآن کریم کی تقریباً“ ایک سو آیات میں صراحتاً“ و اشارۃً ذکر فرمایا گیا ہے، یہاں چند آیات ذکر کرتا ہوں:

۱۔ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے:

” ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین“ (الاحزاب:۴۰)

ترجمہ ”: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں، اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں“۔ (ترجمہ حکیم الامت تھانویؒ)

اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ”خاتم النبیین“ فرمایا گیا ہے، اور خاتم النبیین کی تفسیر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ”لانبی بعدی“ کے ساتھ فرمادی ہے یعنی خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، اور تفسیر نبوی کی روشنی میں تمام مفسرین اس پر متفق ہیں کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی،

جن حضرات کو نبوت و رسالت کی دولت سے نوازا گیا اور رسول و نبی کے منصب پر ان کو فائز کیا گیا ان میں سب سے آخری حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

خاتم النبیین کی تشریح

حضرات مفسرین نے اس آیت کے ذیل میں "خاتم النبیین" کے لغوی اور شرعی معنی تفصیل کے ساتھ ذکر فرمائے ہیں' ان کی تفاسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت شریفہ میں دو قرائتیں ہیں "خاتم النبیین (بفتح تا)' اور "خاتم النبیین" (بکسر تا)' اور ان دونوں کا حاصل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ یہاں چند مفسرین کا حوالہ نقل کرتا ہوں:

ابن جریرؒ:

ابن جریرؒ نقل فرماتے ہیں:

ترجمہ:اس معنی میں کہ حسن اور عاصم کے سوا تمام قاریوں نے اس کو خاتم النبیین بکسر التاء پڑھا ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیا کو ختم کر دیا..... اور جیسا کہ نقل کیا جاتا ہے قراء میں سے حسن اور عاصم نے اس لفظ کو خاتم النبیین بفتح التاء پڑھا ہے اس معنی میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی جماعت میں سب سے آخری نبی ہیں"۔

ابن کثیرؒ:

ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ترجمہ:"پس یہ آیت اس بات میں نص صریح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں' اور جب کوئی نبی نہ ہوا تو رسول بدرجہ اولیٰ نہ ہوگا' کیونکہ مرتبہ رسالت کا بہ نسبت مرتبہ نبوت کے خاص ہے' ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں' اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث متواترہ وارد ہوئی ہیں' جن کو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک بڑی جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے"۔(ابن کثیر ص ۹۸' ج ۸)

کشاف:

علامہ زمخشری نے اپنی مشہور و مقبول تفسیر "کشاف" میں اس آیت کی شرح کرتے ہوئے فرمایا ہے:

ترجمہ:خاتم بفتح التاء ' بمعنی آلہ مہر اور بکسر التاء ' بمعنی مہر کرنے والا اور اس معنی (یعنی ختم کرنے والا) کی تقویت کرتی ہے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی قرات "ولکن نبیا ختم النبیین" پس اگر آپ یہ کہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا کس طرح ہو سکتے ہیں حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں آسمان سے اتریں گے' تو ہم کہیں گے کہ آپ کے آخر الانبیا ہونے کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی شخص نبی نہ بنایا جائے گا' تو اب نزول عیسیٰ علیہ السلام سے کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں جو آپ سے پہلے نبی بنا کر بھیجے گئے"۔ (کشاف ص ۵۴۴' ج ۳)

روح المعانی:

تفسیر روح المعانی میں ہے:

ترجمہ "اور نبی سے مراد وہ ہے جو رسول سے عام ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم المرسلین ہونا بھی لازم ہوگا"۔

اور دوسری جگہ فرماتے ہیں:

ترجمہ "اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عالم میں وصف نبوت کے ساتھ متصف ہونے کے بعد وصف نبوت کا پیدا ہونا بالکل منقطع ہو گیا' جن و انس میں سے کسی میں اب یہ وصف پیدا نہیں ہو سکتا' اور یہ مسئلہ ختم نبوت اس عقیدہ سے ہرگز متعارض نہیں جس پر امت نے اجماع کیا ہے' اور جس میں احادیث شہرت کو پہنچی ہوئی ہیں اور شاید درجہ تواتر معنوی کو پہنچ جائے' اور جس پر قرآن نے تصریح کی ہے اور جس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے منکر کو کافر سمجھا گیا ہے' یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا آخر زمانہ میں نازل ہونا۔ کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عالم میں نبوت ملنے سے پہلے وصف نبوت کے ساتھ متصف ہو چکے تھے"۔ (روح المعانی ص ۳۴' ج ۲۲)

نیز اسی آیت کی تشریح کرتے ہوئے صاحب روح المعانی فرماتے ہیں:

ترجمہ": اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر النبیین ہونا ان عقائد میں سے ہے جن پر قرآن ناطق ہے' اور جن پر احادیث نے صاف صاف تصریح کی' اور جن پر امت نے اجماع کیا' اس لئے اس کے برخلاف کا دعویٰ کرنے والے کو کافر سمجھا جائے گا' اور اگر توبہ نہ کرے تو قتل کردیا جائے"۔ (روح المعانی ص۴۱ ج ۲۲)

زرقانی:

اور علامہ زرقانی "شرح مواھب لدنیہ" میں آیت مذکورہ کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ترجمہ": اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ سب انبیا اور رسل کے ختم کرنے والے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" جس نے انبیا کو ختم کیا یا وہ جس پر انبیا ختم کئے گئے' اور یہ معنی عاصم کی قرات یعنی بالفتح کے مطابق ہیں۔ اور امام احمد اور ترمذی اور حاکم نے باسناد صحیح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ رسالت و نبوت منقطع ہوچکی' نہ میرے بعد کوئی رسول ہے اور نہ نبی' کہا جاتا ہے کہ جس نبی کے بعد کوئی اور نبی نہ ہو وہ اپنی امت کے لئے زیادہ شفیق ہوگا اور وہ مثل اس باپ کے کہ جس کی اولاد کے لئے اس کے بعد تربیت اور نگرانی کرنے والا نہ ہو' اور نزول عیسیٰ علیہ السلام سے ختم نبوت پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخر میں نبی بنائے گئے' اور ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پہلے نبی بن چکے ہیں"۔ (شرح مواہب ص۲۶۷ ج ۵)

خلاصہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے لئے پوری نوع انسانیت کے لئے مبعوث فرمائے گئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا آفتاب عالم تاب قیامت تک روشن رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کسی نبی کی ضرورت ہے اور نہ گنجائش۔

۲۔ ترجمہ: آج میں نے تمہارا دین کامل کردیا' اور اپنی نعمت تم پر تمام کردی اور تمہارے لئے دین اسلام ہی کو پسند کیا گیا"۔

یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج حجۃ الوداع میں جمعہ کے دن ۹/ ذی الحج کو نازل ہوئی' اور اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۸۰۔۸۱ دن دنیا میں رونق افروز رہے اور اس آیت شریفہ کے بعد حلت یا حرمت کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔

اس آیت شریفہ میں دین کے ہر لحاظ سے کامل ہونے اور نعمت خداوندی کے پورا ہونے کا اعلان فرمایا گیا ہے۔ اور چونکہ قیامت تک کے لئے دین کی تکمیل کا اعلان کردیا گیا' اس لئے یہ اعلان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کو بھی متضمن ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ:

ترجمہ": یہ آیت اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس نے ان کے لئے دین کو کامل فرمایا' لہٰذا امت محمدیہ نہ کسی اور دین کی محتاج ہے' نہ کسی اور نبی کی' اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا بنایا' اور تمام جن و بشر کی طرف مبعوث فرمایا"۔ (ابن کثیر ج ۲)

اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے لئے تمام انسانوں اور جنوں کے لئے رسول ہیں' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

۳۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سلسلہ نبوت شروع ہوا تو اعلان ہوا کہ:

ترجمہ": اے اولاد آدم کی! اگر تمہارے پاس میرے پیغمبر آویں جو تم ہی میں سے ہوں گے جو میرے احکام تم سے بیان کریں گے"۔ (الاعراف)

لیکن حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جو خاتم انبیائے بنی اسرائیل ہیں' ان کی زبان مبارک سے یہ اعلان فرمایا گیا کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام نامی اور اسم گرامی احمد ہوگا (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد"۔ (الصف:۶)

ترجمہ": اور میرے بعد جو ایک رسول آنے والے ہیں جن کا نام (مبارک) احمد ہوگا میں ان کی بشارت دینے والا ہوں"۔

باقی آئندہ

مولانا نورالحق نور

عقیدۂ ختم نبوت اور وفاقی شرعی عدالت

پوری دنیا کے مسلمانوں کا یہ اجماعی عقیدہ ہے کہ سلسلہ نبوت کی آخری کڑی سید المرسلین خاتم النبیین محمد عربی (فداہ ابی وامی) صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات اقدس واطہر ہے۔ یہ عقیدہ اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے کہ جس کے خلاف کسی بھی اسلامی مملکت میں تبلیغ کی اجازت اور گنجائش کسی بھی صورت میں نہیں' پاکستان جیسی نظریاتی مملکت میں جس کے آئین میں پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام درج ہے اسی آئین میں ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد اس ضرورت کے پیش نظر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے علماء اور عوام نے ۱۹۷۴ء کے متفقہ فیصلے کے سلسلہ میں قانون سازی کی خاطر مسلسل جدوجہد کی جس کے نتیجہ میں ۲۶ر اپریل ۱۹۸۴ء کو مرحوم ضیاء الحق نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعہ عقیدہ ختم نبوت کو تحفظ دیکر اس کے خلاف کام کرنے کے جرم کو قابل سزا جرم قرار دینے کا اعلان کیا جس پر پاکستانی مسلمانوں نے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور عالم اسلام کے مسلمانوں نے اس اقدام کی تعریف کرتے ہوئے حکومت پاکستان کو مبارک باد کے پیغامات بھیجے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ سے منکرین ختم نبوت کے ناپاک منصوبے خاک میں ملے' ان کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی اور ان کو اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگا' انہوں نے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خاتمے کے لئے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کئے اس سلسلہ میں مشہور قادیانی وکیل مجیب الرحمان اور اس کے دو قادیانی ساتھیوں نے پٹیشن نمبر ۱۷ر آئی ۱۹۸۴ء اور لاہوری مرزائی کیپٹن عبدالواحد اور اس کے ایک ساتھی نے پٹیشن نمبر ۲ر ایل ۱۹۸۴ء کے ذریعہ وفاقی شرعی عدالت میں یہ موقف اختیار کرتے ہوئے کہ یہ آرڈیننس قرآن وسنت کے خلاف ہے اسے چیلنج کردیا عدالت میں ایک ماہ تک اس کیس کی سماعت جاری رہی مسلم وکلا جناب حاجی محمد غیاث صاحب اٹارنی جنرل پاکستان جناب ایم بی زمان صاحب سابق ایڈووکیٹ جنرل پاکستان جناب ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ اور جناب محمد اسماعیل قریشی صاحب ایڈووکیٹ پیش ہوئے جناب حاجی محمد غیاث صاحب اور ایم بی زمان صاحب نے اس آرڈیننس کے قانونی پہلوؤں پر بحث کی۔ جناب ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی نے قادیانی مذہب کے بنیادی عقائد ان ہی کتابوں سے پیش کرتے ہوئے دلائل دیے۔ جناب محمد اسمٰعیل قریشی صاحب نے ظفر علی راجہ ایڈووکیٹ کی معاونت سے قادیانی مذہب کے شریعت اسلامیہ سے متصادم ہونے کے تحریری دلائل پیش کئے قادیانی وکلاء مجیب الرحمان اور کیپٹن عبدالواحد اور ان کے ساتھیوں نے مکمل تیاریوں کے ساتھ اپنے دلائل پیش کئے۔ جناب جسٹس فخر عالم صاحب۔ جناب جسٹس چوہدری محمد صدیق صاحب۔ جناب جسٹس غلام علی ملک صاحب اور جناب جسٹس مولانا عبدالقدوس صدیقی صاحب نے مقدمہ کی مکمل سماعت کی اور ۱۲ر اگست ۱۹۸۴ء کو جناب جسٹس فخر عالم صاحب نے بحیثیت چیف جسٹس ایک نہایت ہی مفصل فیصلہ تحریر کرتے ہوئے قادیانی مذہب کے تمام پہلوؤں کو زیر بحث لاتے ہوئے متفقہ فیصلہ تحریر کیا جو اردو ایڈیشن کے تقریباً ۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہے اس فیصلہ میں امتناع قادیانی آرڈیننس کو قرآن وسنت سے ہم آہنگ قرار دیکر قادیانیوں کی درخواست کو مسترد قرار دیا گیا ہے۔ قارئین کے لئے اس فیصلے کے اس حصے کو پیش کیا جارہا ہے جس میں معزز عدالت نے ختم نبوت کے موضوع پر بحث کی ہے جو اردو کتاب کے ۲۴ صفحات پر پھیلی ہوئی عدالتی بحث ہے اس کو پڑھئے اور اپنے ایمانوں کو تازگی بخشیے۔

اس درخواست میں اٹھائے گئے نکات اور زیر بحث آرڈیننس کی مختلف دفعات کے اثرات کی تفصیل میں جانے سے پہلے مناسب ہوگا کہ مسلمانوں کے ہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے عقیدے پر روشنی ڈالی جائے کیونکہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین اختلاف کا مرکزی نکتہ یہی ہے اور یہی دوسری دستوری ترمیم مجریہ ۱۹۷۴ء (ایکٹ نمبر ۴۹ مجریہ ۱۹۷۴ء) جس کے مطابق قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا کی اساس ہے؟

تمام مکاتب فکر کے مسلمان حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کی قطعی ختم نبوت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور اسے اپنے ایمان کا جزو سمجھتے ہیں۔ یہ اجماعی عقیدہ قرآن کریم کی سورہ احزاب کی آیت نمبر ۴۰/۳۳ پر مبنی ہے۔ یہاں یہ آیت اپنے معنی اور تشریحات کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی شخص کا باپ نہیں ہے بلکہ وہ اللہ کا رسول اور نبیوں کی مہر ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے"۔

لفظ خاتم النبیین کی تعبیرو تشریح شروع ہی سے ہوتی آئی ہے۔ خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں اس کی تفسیر موجود ہے۔ نیز قرآن کریم کے مفسرین فاضل علماء اور ممتاز فقہاء اس کی تشریح کرچکے ہیں۔ یہ مسلمہ بات ہے کہ اسے خاتم النبیین بھی پڑھ سکتے ہیں۔ خاتم کا معنی ختم کرنے والا ہے۔ اس امر میں کوئی اختلاف رائے نہیں کہ اگر لفظ خاتم النبیین ہو تو اس کے معنی ہوگا وہ جس کی نبوت پر سلسلہ نبوت ختم ہوتا ہے۔

خاتم کا معنی مہر اور خاتم النبیین کا معنی نبیوں پر مہر ہوگا۔ اس کا مسلمہ اور اجماعی مفہوم یہ ہے کہ وہ آخری نبی جو نبوت پر مہر لگادیتا ہے اور جس کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور نبیوں کی آمد کا اختتام قطعی ہے۔ یہی معنی مرزا صاحب نے قبول کیا تھا۔ (ازالہ اوہام' حصہ دوم' ۵۱۱)۔ تاہم اپنے دعوی نبوت کے بعد انہوں نے اس لفظ کے معنی تبدیل کرلیے اور اس کا مطلب یہ نکالا کہ جن نبیوں کا بعد میں آنا مقدر ہے' ان کی آمد کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر' جس کا معنی یہ ہے کہ نبیوں کی آمد کا سلسلہ ختم اور بند نہیں ہوا بلکہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو کوئی بھی نبی بن کر آئے گا' وہ لازما" ان کی مہر ہی سے آئے گا۔

منشا یہ ہے کہ وہ انہی کی منظوری کی مہر سے نبی بن کر اس دنیا میں قرآن و سنت پر مشتمل ان کی شریعت کی تجدید کے لیے بھیجے گئے ہیں۔

یہ تعبیر' جیسا کہ اوپر واضح ہوا' قطعی ختم نبوت کی اس تفسیر سے انحراف ہے جس پر اجماع ہوچکا ہے اور جس کی جھلک خود مرزا صاحب کی پہلی تحریروں میں پائی جاتی ہے۔

اس آیت میں لفظ خاتم دو طرح پڑھا گیا ہے یعنی خاتم اور خاتم۔ ابن امیر اور عاصم خاتم (ت پر فتحہ یعنی زبر کے ساتھ) پڑھتے ہیں۔ اس شکل میں یہ اسم ہے جس کا معنی آخری ہے اور خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے۔ دوسرے اسے خاتم ت کے نیچے کسرہ یعنی زیر کے ساتھ) پڑھتے ہیں جو اسم فاعل ہوگا اور اس کا معنی ختم کرنے والا ہے۔ اس شکل میں خاتم النبیین (سلسلہ) انبیاء کو ختم کرنے والا ہوگا یعنی جس پر نبوت ختم ہوگئی۔ (معالم التنزیل از امام بغویؒ جلد ۴ صفحہ ۲۱۸) لسان العرب میں ہے کہ ختم کا معنی ختم کرنا ہے کہا جاتا ہے ختم اللہ امرہ بالخیر (اللہ اس کا معاملہ بھلائی پر ختم کرے) ہر چیز کی انتہاء کو خاتم کہتے ہیں اس کی جمع خواتم ہے اور معنی خاتمے ہوگا۔ فراء کہتے ہیں کہ خاتم اور خاتم مترادف ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ گرامر کی رو سے پہلا اسم ہے اور دوسرا اسم فاعل ہے۔ خاتم اور خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہیں کیونکہ اللہ تعالی آیت ۴۰/۳۳ میں فرماتے ہیں کہ وہ خاتم النبیین ہے جس کا معنی آخری نبی ہے۔ ختم کا معنی روکنا بھی ہے۔ اس کا عموی مفہوم یہ ہوتا ہے کہ کسی چیز کو دوسری اشیاء میں ملنے سے بچانا۔ خاتم کا معنی مہر لگانا بھی ہے یعنی کسی دوسری چیز کو مہر شدہ چیز میں ملنے سے بچانا۔ خاتم کا معنی انگوٹھی بھی ہے۔ (جلد ۱۲' ص' ۵۳'۵۵)

الراغب کہتے ہیں کہ ختم اور طبع کا معنی کسی چیز کو کندہ کرنا اور چھاپ اور مہر سے ثبت کرنا ہوتا ہے۔ پہلا لفظ کبھی کبھی مجازا" اپنے آپ کو کسی چیز سے بچانے یا محفوظ کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ محفوظ کرنے کے مفہوم سے ہی تحریروں اور دروازوں پر مہر لگانے کا مطلب نکلتا ہے اور کبھی ایک چیز سے دوسری چیز پر نقش یا اثر لگانے کے معنی میں۔ اسی سے چھاپ یا مہر سے مہر لگانا ہے اور کبھی اس کا مفہوم (کسی چیز کے) اختتام پر پہنچنا ہوتا ہے۔

ختم علی قلبہ (اس کے دل پر مہر لگادی) کا مفہوم یہ ہے کہ اسے بے سمجھ بنادیا یا اس کے دل و دماغ کو ناکارہ کردیا۔ (یعنی لفظ ختم) ختم اللہ علی قلوبھم (اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی) اور طبع اللہ علی قلوبھم (اللہ نے ان کے دلوں پر ٹھپہ لگادیا) اللہ تعالی کے اس دستور کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ انسان جب عقیدہ باطلہ اور معاصی کے ارتکاب میں آخری حدوں کو چھونے لگتا ہے اور حق قبول کرنے سے کلیتا" غافل ہوجاتا ہے تو اس کے نتیجے میں اس کی کیفیت ایسی ہوجاتی ہے کہ وہ معاصی کو پسند کرتا ہے اور گناہوں کا پختہ عادی ہوکر رہ جاتا ہے یوں گویا اس کے گندے کردار کی اس پر مہر لگادی گئی (دیکھیے مفردات امام راغب اصفہانی صفحہ ۱۴۳ دیکھیے یعنی لفظ ختم) خاتم النبیین کا معنی ہے وہ نبی جس کی آمد پر (سلسلہ) نبوت ختم ہوگیا (مفردات راغب اصفہانی' صفحہ ۱۴۲' ۱۴۳)۔

تاج العروس میں ہے۔

ترجمہ۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں سے خاتم اور خاتم بھی ہیں جن کا معنی یہ ہے کہ ان کی آمد پر نبوت ختم ہوگئی۔ (تاج العروس جلد ۴' صفحہ ۱۸۶' نیز دیکھیے مجمع البحار جلد ۸' صفحہ ۱۹۳)

یوں لفظ خاتم (مہر) یا خاتم (کرنے والا) دونوں ایک ہی معنے میں ہیں۔ اسی بنا پر تمام علماء لغت اور مفسرین نے بالا تفاق خاتم النبیین کا معنی آخر النبیین (آخری نبی) لیا ہے۔ عربی زبان کے محاورے یا لغت میں خاتم کا لفظ ڈاک کی اس مہر پر نہیں بولا جاتا جو لفافے کے اجراء کی خاطر اس پر لگائی جاتی ہے بلکہ اس مہر پر بولا جاتا ہے جو لفافے کو محفوظ کرنے کی غرض سے لگائی جاتی ہے تاکہ جب تک مہر کو توڑا نہ جائے بس کے اندر کی چیز باہر اور نہ باہر سے کوئی چیز اس میں داخل کی جاسکے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ثانیہ کا تذکرہ ہے۔ کچھ علماء نے ان احادیث کو قرآن کریم اور سنت سے متعارض ہونے کی بنا پر ضعیف قرار دیا ہے لیکن بہت بڑی اکثریت ان کی صحت کی قائل ہے۔ اکثریت کی رائے میں ان احادیث اور قرآن کریم کے مابین کوئی تعارض نہیں کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام جو اللہ کے رسول اور نبی تھے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے بہت پہلے منصب نبوت پر فائز ہوئے تھے جبکہ آیت کا تعلق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نئے نبی کی آمد سے ہے۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور اس امت اسلامیہ کے ایک فرد اور شریعت اسلامیہ کے تبع کی حیثیت سے ہوگا۔ اب یہ مستند تفسیری آراء اور تشریحات درج کی جاتی ہیں۔

۱۔ علامہ ابن جریر طبری (۲۲۴-۳۱۰ھ) اپنی مشہور تفسیر میں اس آیت کی تشریح یوں کرتے ہیں۔

"اس نے نبوت ختم کردی اور اس پر مہر لگادی۔ اب یہ دروازہ قیامت تک کسی کے لیے نہیں کھلے گا۔ (تفسیر طبری' جزء ۲۲' صفحہ ۱۲)

۲۔ امام طحاوی (۲۳۹-۳۲۱ھ) اپنی کتاب العقیدۃ السلفیۃ میں نبوت کے بارے میں ائمہ سلف خصوصاً امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے عقائد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

" اور یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اس کے نبی اور محبوب ہیں اور وہ آخری نبی سید الاولیاء اور سید المرسلین ہیں اور رب العالمین کے محبوب ہیں۔

۳۔ علامہ ابن حزم اندلسی (۳۸۴-۴۵۶ھ) لکھتے ہیں

بلاشبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نزول وحی کا سلسلہ ختم ہے وجہ یہ ہے کہ وحی کا نزول صرف نبی پر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں۔ "محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول اور آخری نبی ہے"۔ (المحلیٰ جلد اول صفحہ ۲۶)

۴۔ امام غزالی (۴۵۰-۵۰۵ھ) فرماتے ہیں۔

"اس امر پر امت مسلمہ کا کامل اجماع ہے کہ اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں۔ پوری امت اس بات پر متفق ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد لانبی بعدی سے مراد یہی ہے کہ ان کے بعد نہ کوئی نبی اور نہ رسول ہوگا۔ جو شخص بھی اس حدیث کا کوئی اور مطلب بیان کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کی تشریح باطل اور اس کی تحریر کفر ہوگی۔ علاوہ ازیں امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس کے سوا اس کی کوئی اور تشریح نہیں۔ جو اس کا انکار کرتا ہے وہ اجماع امت کا منکر ہے"۔ (الاقتصاد فی الاعتقاد' مصر' صفحہ ۱۱۴)

۵۔ محی السنہ بغوی اپنی تفسیر معالم التنزیل میں لکھتے ہیں

" اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم کردی ہے۔ سو وہ انبیاء (کے سلسلے) کی آخری کڑی ہیں اور ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) فیصلہ کردیا ہے کہ ان کے بعد اور کوئی نبی نہ ہوگا"۔ (معالم التنزیل' جلد ۳' صفحہ ۱۵۸)

۶۔ علامہ زمخشری (۴۶۷-۵۳۸ھ) اپنی تفسیر الکشاف میں لکھتے ہیں

"اگر آپ یہ سوال کریں کہ جب یہ عقیدہ ہو کہ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے آخری زمانے میں نازل ہونگے تو پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی کیسے ہوسکتے ہیں؟ میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس معنی میں آخری نبی ہیں کہ ان کے بعد کوئی اور شخص نبی کی حیثیت سے مبعوث نہ ہوگا رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معاملہ تو وہ ان انبیاءؑ میں سے ہیں جنہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبوت سے سرفراز کیا گیا تھا اور جب وہ دوبارہ آئیں گے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تبع ہونگے اور انہیں کے قبلہ (الکعبہ) کی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں گے۔ جیسا کہ امت کے دوسرے افراد کرتے ہیں"۔ (الکشاف' جلد ۲' صفحہ ۲۱۵)

۷۔ قاضی عیاض (م ۵۴۴ھ) لکھتے ہیں

" جو شخص بھی اپنے لئے دعوائے نبوت کرتا ہے یا یہ سمجھتا ہے کہ کوئی اسے حاصل کرسکتا ہے اور صفائے قلبی سے منصب نبوت پاسکتا ہے جیسا کہ بعض فلسفیوں اور نام نہاد صوفیوں کا دعویٰ ہے اسی طرح جو نبوت کا دعویٰ تو نہیں کرتا لیکن اپنے اوپر وحی نازل ہونے کا مدعی ہے..... ایسے تمام لوگ کافر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیں بتاچکے ہیں کہ وہ آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور یہ اطلاع منجانب اللہ تھی کہ اس نے نبوت بند کردی ہے اور وہ

باقی صفحہ ۱۳ پر

مولانا جلال الدین ڈیروی بھیرہ

علمائے امت پر قادیانیوں کا افترا اور اس کا جواب

ربوہ کے قادیانی افترا اور کذب بیانی سے باز نہیں آرہے اور ہمیشہ کے لئے ان کی عادت بن گئی ہے کہ تین چار صفحات کے اشتہارات اور پمفلٹ لکھ کر لوگوں کو مرتد بنانے کی کوشش میں لگے رہیں ابھی حال ہی میں ایک اشتہار (ختم نبوت اور جماعت احمدیہ) کے نام سے ان لوگوں نے لکھا ہے اور اس میں علمائے امت کی چند برگزیدہ ہستیوں خصوصاً شیخ الاکبر العارف باللہ حضرت شاہ محی الدین ابن عربیؒ، مولانا جلال الدین رومیؒ، فخر المحدثین حضرت ملا علی قاریؒ، حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانیؒ، حضرت حجۃ الاسلام امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ وغیرہ حضرات کے متعلق لکھا ہے کہ یہ حضرات خاتم النبیین کا وہی معنی کرتے ہیں جو جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ اور ان حضرات پر بہتان عظیم ہے......

بندہ مندرجہ بالا حضرات کی چند عبارات ان کی مستند تصانیف کے حوالوں سے آپ کے سامنے پیش کرتا ہے جس سے مرزائیوں کی کذب بیانی بالکل واضح ہو جاوے گی۔

ا۔ شیخ اکبر ابن العربیؒ کا عقیدہ ختم نبوت

شیخ اکبر اپنی شہرۂ آفاق کتاب فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: ﴿پس نبوت کے ختم ہو جانے کے بعد اولیا کے لئے صرف حکمت و معرفت ربانی کی چیزیں باقی رہ گئی ہیں۔ اور اوامر و نواہی کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ پس اگر کوئی محمد ﷺ کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کوئی حکم دیا ہے یا کسی بات سے منع کیا ہے تو وہ مدعی شریعت ہے۔ خواہ اس کی وحی شریعت محمدیہ کے موافق ہو اور خواہ مخالف۔﴾ (فتوحات مکیہ جلد ۳ ص ۵۱)

امام شعرانیؒ نے الیواقیت والجواہر میں شیخ اکبرؒ کی مذکورہ بالا عبارت نقل کرتے ہوئے اس کے ساتھ یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے:

﴿یعنی اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے خواہ موافق شریعت محمدیہ ہو یا مخالف شریعت محمدیہ ہو اگر بالغ عاقل ہوگا تو ہم اس کو سزائے قتل دیں گے اور اگر عاقل بالغ نہیں تو چھوڑ دیں گے۔﴾ (الیواقیت والجواہر ص ۳۸ ج ۲)

اتنی واضح تصریح کے بعد بھی اگر کوئی ظالم اور بدبخت یہ کہے کہ شیخ اکبرؒ کے نزدیک وہ نبی پیدا ہو سکتا ہے جو موافق شریعت محمدیہ ہو تو یہ یہودیانہ تحریف فی الدین نہیں تو اور کیا ہے؟

پھر شیخ اکبرؒ نے فتوحات ص ۳۵۳ میں مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے:

ترجمہ: ﴿تم جان لو کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے کوئی خبر نہیں دی کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی ایسی وحی ہوگی جو تشریعی ہو اور جسے شریعت وحی تسلیم کرے بلکہ سوائے اس کے نہیں کہ ہمارے لئے وحی الہام ہے۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف اور یہ ذکر نہیں فرمایا کہ کبھی آپ کے بعد بھی وحی ہوگی۔ ہاں یہ ضرور حدیث صحیح میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ہوگی اور ان کی طرف وحی حضور اکرم ﷺ سے پہلے ہو چکی ہے، وہ جب آخری زمانے میں نازل ہوں گے تو ہماری شریعت اور ہمارے طریقہ کے مطابق ہی ہماری قیادت کریں گے۔﴾ (الیواقیت جلد ۲ ص ۸۷)

اس عبارت سے یہ حاصل ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کی نبوت کے ختم ہونے کو دو چیزیں لازم ہیں، ایک تو یہ کہ آپ کے بعد کسی طرح نئے سرے سے وحی نہیں ہوگی۔ اور دوسرے یہ کہ جن پر وحی حضور اکرم ﷺ سے پہلے آچکی ہے، ان میں سے اگر کوئی دوبارہ آئے جیسے عیسیٰ علیہ السلام، تو وہ شریعت محمدیہ کے تابع ہوں گے...... ان عبارات سے معلوم ہوا کہ شیخ اکبرؒ کا عقیدہ وہی ہے جو جمہور علمائے امت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا ہے۔

۲۔ مولانا جلال الدین رومیؒ کا عقیدہ

یا رسول اللہ رسالت را تمام
تو نمودی ہمچوں شمس بے غمام

(مثنوی دفتر پنجم ص ۲۹۸ لکھنؤ)

ترجمہ: ﴿اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے رسالت کو اس طرح کمال و اتمام کا شرف بخشا، جیسے بادل کے بغیر سورج چمک رہا ہے۔﴾

حضرت مولانا رومؒ کا عقیدہ ختم نبوت کتنا بہترین ہے کہ جب سورج بادل کے بغیر پوری آب و تاب سے جلوہ گر ہو تو اسے کسی ماتحت چراغ کی ضرورت نہیں۔ ٹھیک اسی طرح حضور

اکرم ﷺ نے ہر اعتبار سے رسالت کو کمال بخشا۔

معلوم ہوا کہ حضرت مولانا رومؒ کا عقیدہ وہی ہے جو جمہور علماء امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ کا ہے۔

۳۔ ملا علی قاریؒ کا عقیدہ

ترجمہ: ﴿میں کہتا ہوں کہ خرق عادات امور میں دوسرے پر غلبہ کا دعویٰ نبوت کے دعویٰ کی ایک شاخ ہے۔ اور ہمارے نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا ہر دعویٰ اجماع کے ساتھ کفر ہے۔﴾ (ملحقات شرح اکبر ص ۲۵)

اب ظاہر ہے کہ خرق عادات امور میں دوسروں پر غلبے کا دعویٰ جس طرح تشریعی نبوت میں ہوتا ہے غیر تشریعی نبوت میں ہوتا اور اس دعویٰ نبوت کو ملا علی قاریؒ کفر قرار دے رہے ہیں۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ ملا علی قاریؒ کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کے بعد ہر دعویٰ نبوت خواہ تشریعی یا غیر تشریعی کفر ہی کفر ہے۔

ایسی واضح تصریح کے باوجود بھی کسی کذاب اور بدبخت کا یہ افترا کہ ملا علی قاریؒ غیر تشریعی نبوت کو جائز سمجھتے ہیں کس قدر جھوٹ اور بہتان عظیم ہے۔

۴۔ امام شعرانیؒ کا عقیدہ

ترجمہ: ﴿جو شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی بات کا حکم دیا ہے تو یہ صحیح نہیں ہے بلکہ شیطانی فریب ہے کیونکہ حکم کلام کی ایک قسم ہے اور اس کی صفت ہے اور یہ دروازہ لوگوں کے لئے بند ہو چکا ہے۔﴾ (الیواقیت جلد ۲ ص ۳۸)

امام شعرانیؒ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن

ملا علی قاریؒ کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کے بعد ہر دعویٰ نبوۃ خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی کفر ہی ہے

عربیؒ کے شاگرد ہیں تو ان کا عقیدہ اپنے استاد اور شیخ اور جمہور علماء امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ والا عقیدہ ہے۔ یہ صرف قادیانیوں اور ربوہ والوں کا فریب اور کذب بیانی ہے۔

۵۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا عقیدہ

ترجمہ: ﴿اور جان لو کہ دجال اکبر کے سوا اور بھی بہت سے دجال ہیں جو کہ سب میں ایک امر مشترک ہے وہ یہ کہ خدا کا نام لیتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مخلوق کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں، پس ان ہی دجالوں میں سے وہ بھی ہیں جو حضور اکرم ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کریں۔﴾ (تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ ص ۱۹۸)

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ: ﴿ہمارے نبی اکرم ﷺ افضل الخاتمین کہ نبوت ختم کرنے والے ہیں اور افضل الفاتحین کہ ولایت کا دروازہ کھولتے ہیں پیدا ہوئے۔ آپ علامات قیامت میں سے ہیں اور حضور اکرم ﷺ قیامت کے ساتھ پہلی دو انگلیوں کی طرح متصل ہیں۔ یعنی آپ کے بعد کسی اور نبی کا ورود نہیں۔ بلکہ دور قیامت ہے آپ کے بعد جو فاتح اور خاتم ہوگا۔ ولایت کے باب میں ہوگا۔ یعنی باب نبوت مطلقاً بند ہے۔ خواہ شریعت سابقہ کے ساتھ ہو اور خواہ شریعت جدیدہ کے ساتھ۔﴾ (تفہیمات الٰہیہ جلد اول ص ۷۹)

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا عقیدہ

خاتمیت زمانی اپنا دین و ایمان ہے ناحق تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں۔ (جوابات محذورات ص ۳۹) لہٰذا ثابت ہوا کہ درج بالا مشاہیر اسلام خاتم النبیین کا وہی معنی کرتے ہیں جو قرآن و سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

بقیہ: وفاقی شرعی عدالت

تمام کائنات کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ ان الفاظ کا اس ظاہری مفہوم کے سوا اور کوئی معنی نہیں اور اس سے مختلف تشریح یا خاص معنی لینے کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس لئے اجماع اور احادیث دونوں کی رو سے ایسے لوگوں کے کافر ہونے میں قطعاً کوئی شک نہیں ہونا چاہئے۔" (شفاء، جلد ۲، صفحات ۲۷۰، ۲۷۱) (باقی آئندہ)

AL-ABDULLAH JEWELLERS

العبداللہ جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop NO. 86, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phon : 7512251

مولانا محمد زبیر دار العلوم الصفہ سعید آباد

بنوں فقہی کانفرنس

اسلاف کی جدوجہد کا تسلسل

اسلامی قانون کا مرجع و ماخذ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ہے شریعت اسلامی ہی پوری انسانیت کے لئے ایسا کامل و مکمل نظام ہے کہ جس کا دائرہ کار تمام زمان و مکان پر محیط اور انسانی زندگی کی تمام ضروریات کو پورا کرنے کی صلاحیت سے معمور ہے شریعت اسلامی اپنی پختگی و سرگرمی اور مسلسل زندگی کی بنیاد پر انسانیت کو دوسرے کسی دین یا نئے پیغام سے بے نیاز کرتی ہے چونکہ ﴿تغیر﴾ ایک حقیقت ہے۔ اس لئے مذہب کا شروع سے ہی یہ فریضہ رہا ہے کہ وہ تخریبی و تعمیری رجحان اور صالح و غیر صالح تغیر میں تمیز پیدا کرے۔

مطالعہ قرآن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بقاً دوام کلیات کو ہوتی ہے جزئیات کو نہیں۔ حالات و مقام کی تبدیلی سے جزئیات تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ کتاب اللہ مجموعی طور پر اصول و کلیات کی کتاب ہے اور کسی بھی قانون کی بقاً میں اس کے اصول و کلیات ہی کو اہمیت دی جاتی ہے۔ ان اصول و کلیات سے قیامت تک استفادہ اور ابدی ہدایت حاصل کرتے رہنے کا راستہ قیاس و اجتہاد ہے۔ جس کی اللہ اور رسول ﷺ کی طرف سے نہ صرف اجازت دی گئی ہے بلکہ ترغیب و تحسین سے بڑھ کر اس کے لئے حکم بھی دیا گیا ہے کیونکہ انسان کی ضروریات بے شمار اور دنیا میں پیدا ہونے والے مسائل غیر محدود ہیں۔ ہر آنے والا دور اپنے ساتھ نئے سوالات لاتا ہے جس کا تعلق انسانی زندگی کے مختلف حصوں سے ہے۔ لیکن یہ بات بھی واضح رہے کہ اگرچہ قانون سازی اور تشریع اسلامی کا قرآن و سنت ہی ہے ذہن نشین رہے کہ قیاس و اجتہاد بھی شریعت اسلامی میں ایک مضبوط اور اونچا مقام رکھتے ہیں ان کی حیثیت اصلی ہے ضمنی نہیں اجتہاد کا سلسلہ قرن اول سے شروع ہوا ہے اور تا قیامت رہے گا۔ اس میں تو اختلاف ہے کہ آیا حضور اقدس ﷺ اجتہاد فرمایا کرتے تھے یا نہیں، لیکن خلفاً راشدین و صحابہ کرامؓ سے قیاس و اجتہاد کا ثبوت بکثرت ملتا ہے، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرامؓ سے بکثرت اس کا علم ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے باقاعدہ فقہی مجلس مرتب فرمائی جس میں وہ خود حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ شامل تھے۔ دوسری فقہی مجلس حضرت علیؓ نے حضرت ابی بن کعب اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو ساتھ لے کر بنائی تھی یہ دونوں مجلسیں وہی کام انجام دیتی تھیں جن کی آج ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ پھر فقہأ سبعہ مدینہ کی مجلس کا تذکرہ بھی کتابوں میں ملتا ہے امام ابو حنیفہؒ کی فقہی کمیٹی میں ۴۰ علمأ یہ کام سرانجام دیتے رہے خلاصہ یہ کہ استخراج و استنباط احکام اور تنقیح مسائل کے لئے اجتماعی سعی اور مجالس کے قیام کی نظیریں قرون اولیٰ میں موجود ہیں۔ جو آج ہماری بہترین رہنمأ ہیں انہی اجتماعی کوششوں کا ایک حصہ ﴿بنوں فقہی کانفرنس﴾ ہے جسے ملکی اور بین الاقوامی حالات کے تناظر میں نت نئے حل طلب مسائل کے حل کے لئے اسلاف کی مبارک کوششوں کا ایک تسلسل قرار دیا جاسکتا ہے جس طرح صحابہ و تابعین اور ائمہ و فقہأ کی مجالس میں تجارت و زراعت، جزیہ و خراج، محکومین و مفتوحہ ممالک کے نئے مسائل پر غور و خوض ہوا کرتا تھا۔ اسی طرح اب اس دور کے حالات کے مطابق اعضأ کی پیوند کاری، عائلی قوانین، پگڑی لیٹر آف کریڈٹ، کلوننگ، کرنسی، انشورنس ٹریڈ مارک کی خرید و فروخت، پوسٹ مارٹم جیسے بے شمار جدید ترین مسائل کے حل کے لئے سعودی عرب، ہندوستان و پاکستان میں اس طرز کی مجالس اور ان کی طرف سے منعقد ہونے والی کانفرنسیں وقت کی پکار ہیں پاکستان میں اس انداز میں ہر محقق اپنی قابل اعتنأ تحقیقات پیش کر سکے غالباً پہلی باقاعدہ و منظم کانفرنس ﴿بنوں فقہی کانفرنس﴾ ہی ہے پچھلی کانفرنس کی کارگردی نے ثابت کردیا کہ بہت سے افراد اس موضوع پر کام کرنے کا جذبہ اور صلاحیت رکھتے ہیں گزشتہ کانفرنس سے جو فائدے حاصل ہوئے انہیں اجمالی طور پر، جدید علوم کے ماہرین اور دینی اہل علم طبقہ میں جاری خلیج کے فاصلے کم کرنے کا قدرے ماحول بنا۔ اور

پھر ایک انتہائی خوش آئند اقدام یہ کیا گیا کہ کانفرنس کے تمام مقالات کو کتابی دستاویز کی صورت میں بنام ﴿جدید فقہی کانفرنس﴾ تحقیقات شائع کیا گیا جو کانفرنس کا نہ صرف ثمرہ ہے بلکہ اسے جدید مسائل کے حل میں کی گئی تحقیقات میں ایک گرانقدر اضافہ قرار دیا جاسکتا ہے، علاوہ ازیں موضوع کے مختلف گوشوں پر اظہار خیال کے لئے ملک بھر سے معروف اہل علم، ماہرین فن، اور اہل فکر مجتمع ہوئے نیز وہ نوجوان فضلأ طبقہ جو اپنی اعلیٰ مگر غیر منجھی ہوئی صلاحیتوں اور استعداد کے ساتھ اس میدان میں اترنا چاہتا ہے انہیں حوصلہ ملا، اور ان کی ڈھارس بندھی، انہی اور ان جیسے دیگر کئی فوائد کو بھانپتے ہوئے علمی حلقوں میں اس کوشش کو نہ صرف مکمل پذیرائی ملی بلکہ علمأ کرام کی طرف سے مکمل حوصلہ افزائی بھی کی گئی کسی نے اس کو قابل عبرت قرار دیا اور کسی نے اسے منتظمین کا تجدیدی کارنامہ قرار دیا اور حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب مدظلہ نے اس کو نہایت ضروری، مبارک اور مفید کام قرار دیا۔

اور غالباً انہی مذکورہ فوائد کی طرف نظر کرتے ہوئے حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ نے اپنی اہم تجاویز میں یہ بات تجویز فرمائی کہ کانفرنس کا دورانیہ چھ ماہ مقرر کیا جائے۔ اس مرتبہ ملک بھر کے اہل علم سے تجاویز طلب کی گئیں اور علمأ نے تجاویز دیں۔ اب کانفرنس کے منتظمین ان تجاویز کی روشنی میں دوسری کانفرنس کو اپنے مقاصد میں آگے بڑھانے کے جذبے کے ساتھ جامع و منظم انداز میں ۷،۱۸،۱۱ اکتوبر کو منعقد کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں اس کانفرنس کے لئے تجویز کے طور پر یہ گزارش ہے کہ کانفرنس میں آنے والی تحقیقات اور ماضی قریب میں کی گئی تحقیقات کی روشنی میں مسائل کے حل میں حتمی نتیجہ تک پہنچنے کی کوشش کی جائے جو کہ امت مسلمہ کی پکار ہے اور جو ان کانفرنسوں کا اصل مغز و مقصود ہے اور اسی عملی پہلو کی جانب ولی عہد قطر کی جانب سے منعقد ایک کانفرنس میں مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن ندوی نے توجہ دلاتے ہوئے شرکأ کے سامنے انتہائی ہمدردی کے ساتھ خطاب فرمایا تھا شرکأ کانفرنس کے بقول جس نے بے حد متاثر کیا تھا خلاصہ یہ کہ اس عملی نتیجہ پر اتفاق کے بعد اسے ملک بھر کے تمام دارالافتاؤں میں بھیجا جائے اور اس کی اشاعت عام ہو علمأ کے اتفاق کے بعد تحقیقات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ تجویز مناسب معلوم ہوتی ہے کہ تحقیق اور حل شدہ مسائل کا تعلق اگر بعض سرکاری محکموں سے ہے تو شرکأ کانفرنس میں سے یا دیگر سے جو متعلقہ محکموں میں اثرانداز ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان کا تعاون حاصل کر کے اصلاح کی کوششوں کے لئے باقاعدہ عملی بورڈ تشکیل دیا جائے (بالخصوص اب حال میں پیدا شدہ حالات کے مطابق جیسا کہ ظاہری ہی سہی شریعت بل کے نفاذ کا اعلان کر دیا گیا ہے اور حکومت علمأ سے مشورے بھی طلب کر رہی ہے) علاوہ ازیں عائلی قوانین چونکہ اب وفاقی شریعت عدالت کے دائرہ میں آچکے ہیں اس لئے اس کے اور دیگر نافذ شدہ قوانین کے غیر شرعی گوشوں کی اصلاح کے لئے ماہرین فن سے مشورہ کے بعد یہی مذکورہ عملی بورڈ عدالت میں درخواستیں دائر کرنے کے بعد عملی طور پر باقاعدہ قانونی کوششیں کرے اور یہ سب کام ایک منظم جماعت تو کر سکتی ہے فرد واحد کے لئے مشکل ہے اور یہ مرتب و مربوط کوششیں کانفرنس ہی کی طرف سے عمل میں آئیں تو ممکن بھی ہے اور قدرے آسان بھی۔ بالخصوص جبکہ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کی کوششوں سے ایسے مقدمات اور قوانین غیر شرعی گوشوں کی اصلاح کے لئے ممکنہ کوششوں کے راستوں کو کافی آسان بھی بنادیا گیا ہے ان مسائل کا تعلق عوام الناس سے ہو تو پھر معاملہ نسبتاً آسان ہے کہ رابطہ عالم اسلامی کے طریق کار کے مطابق علمأ، خطبأ اور ائمہ تک ان کی اشاعت سے ہو اور انہیں ان کے رائج کرنے کے لئے کوششوں پر آمادہ کیا جائے۔ مزید یہ کہ کانفرنس کی جامعیت اور نافعیت میں اضافہ کے لئے پہلے سے موجود اس طرز کی مجالس مجمع الفقہ الاسلامی اور دہلی کی مجلس کے طریقہ کار سے استفادہ کیا جائے اور ان کے ممکنہ مستحسن اقدامات کی تقلید کی جائے اور اگر ان تینوں موجودہ مجالس کی بعض مسائل میں جو مشترکہ کوششیں ہوئی ہیں ان کو مربوط کرنے کی کوئی سبیل نکل آئے تو اس کا فائدہ ظاہر ہے۔ بہرحال چونکہ اکابرین کی کوششو کی یہ ابتدائی و ازسر نو تجدید ہے۔ اس لئے فی الحال اور کچھ بھی نہ ہو تب بھی اہل علم کا اس طرح مل بیٹھنا بھی بجائے خود انتہائی مفید ہے اور اس مفید ترین مشن کا سہرا یقیناً منتظمین کانفرنس کے سر جاتا ہے۔ جس پر یہ حضرات مبارکباد کے

مستحق ہیں۔

ماشاءاللہ کانفرنس کے بانی مولانا نصیب علی شاہ صاحب اپنی علمی پختگی کے ساتھ ایک کہنہ مشق منتظم بھی ہیں جس کی جھلک کانفرنس میں نظر آتی ہے اور کانفرنس کے روح رواں مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب وسعت مطالعہ کی دولت سے مالا مال ہونے کے ساتھ اخلاص کے وافر حصہ کے بھی حامل ہیں' ان کی طبیعت کے سامنے کانفرنس کی کامیابی کے تمام ذرائع گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتے ہیں پچھلی کانفرنس کی انتظامی نوعیت کا حال بیان کرتے ہوئے مفتی مجاہد شہید رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا:

﴿آنے والے مہمانوں کا استقبال اور ان کی

> ہوں فقہی کانفرنس میں مہمانوں کی تمام ضروریات کا انتظام عمدہ تھا اور یہ تصویر کشی جیسے غیر شرعی امور سے پاک تھی

تمام ضروریات کا انتظام عمدہ تھا' فوری طبی امداد کے لئے عارضی ڈسپنسری بھی قائم کی گئی تھی ہنگامی صورتحال کے لئے ایمبولینس کا انتظام کیا گیا تھا...... مہمانوں کی سہولت کے لئے ہمہ وقتی استقبالیہ قائم تھا...... نیز کانفرنس تصویر کشی جیسے غیر شرعی امور سے پاک تھی۔﴾

بہر کیف' تین ہزار اہل علم کا یہ اجتماع اپنے ساتھ دس لاکھ سے متجاوز تک کے اخراجات بھی لا رہے تھے اس مرتبہ صرف کراچی سے دارالعلوم کراچی' جامعہ فاروقیہ' بنوری ٹاؤن' جامعہ بنوریہ' دارالعلوم الصفہ کے علاوہ ملک بھر سے ماہرین فن اپنے تحقیقی اور علمی مقالات کے علاوہ ہڑتال' انسانی حقوق' اور امارت اسلامیہ افغانستان کی شرعی حیثیت جیسے عصری اور عوامی دلچسپی والے موضوعات پر اپنی کاوشوں اور قلمی نگارشات پیش کریں گے۔ جس سے کانفرنس کی جامعیت اور فوائد میں بھرپور اضافہ کی توقع ہے اللہ تعالیٰ کامیابی سے ہمکنار فرمائے' نتیجہ خیز بنائے' منتظمین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)

جبار کارپٹس

ڈیلرز

☆ زینت کارپٹ ☆ مون لائٹ کارپٹ ☆ نیر کارپٹ

☆ ثمر کارپٹ ☆ وینس کارپٹ ☆ اولمپیا کارپٹ

مساجد کے لئے خاص رعایت

۴۔ این آر ایونیوز حیدری پوسٹ آفس
بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

Phone : 6646888-6647655
Fax : 092-21-55671503

مولانا محمد اشرف کھوکھر

مرزا قادیانی کے کرتوت..... ایک قادیانی کے جواب میں!

قادیانیوں کے ماہنامہ (تشحیذ الاذہان' ربوہ) اپریل ۱۹۹۵ء کا صفحہ نمبر ۱۰ پر ﴿حضرت مسیح موعود اور ہمدردی خلق﴾ کے عنوان سے مضمون چھپا جس کا مرکزی خیال مرزا قادیانی کی زندگی کے حالات بچوں کے ذہن نشین کرانا ہے' یہ مضمون قادیانیوں کے روایتی دجل و فریب کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ (ایڈیٹر)

اللہ رب العزت اس جہاں کے خالق' مالک' حاکم مطلق اور سبھی کچھ ہیں' اللہ رب العزت نے اس کارخانہ کائنات کا دولہا انسان کو بنایا اور انسان کی بھلائی بہتری کامیابی اور کامرانی کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر رسول آخرین محمد عربی ﷺ تک انبیا کا سلسلہ جاری فرمایا اور بالآخر اپنے آخری رسول محمد عربی ﷺ پر سلسلہ نبوت کا اختتام فرما کر تکمیل دین کا اعلان فرمایا کہ تاقیام قیامت تمام بنی نوع انسان محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر دونوں جہاں کی کامیابی و کامرانی کو سمیٹ سکتے ہیں۔

قارئین محترم! درج بالا مضمون ﴿مسیح موعود اور ہمدردی خلق﴾ کے قادیانی مؤلف نے سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کے مخالفین سے سلوک کے بارے میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے ہیں اور ﴿سیرت مسیح موعود اور ذکر حبیب﴾ کے حوالے سے مولانا محمد حسین بٹالوی سے حسن سلوک لکھا ہے لیکن قادیانی ہمیشہ حق سے روگردانی کرتے ہوئے چمگادڑ کی طرح سورج کی روشنی میں آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ مولانا محمد حسین بٹالوی کے بارے میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ:

﴿کذاب' متکبر' سربراہ گمراہان' جاہل' شیخ احمقان' عقل کا دشمن' بدبخت' طالع منحوس' لاف زن' شیطان' گمراہ شیخ مفتری۔﴾ (انجام آتھم ص ۲۴۱۔ ۲۴۲ مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۴۱ تا ۲۴۲ ج ۱۱)

مرزا قادیانی نے حضرت سید مہر علی شاہ گولڑوی کے متعلق لکھا:

﴿مجھے (مرزا) ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن ہے' پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت تو ملعون (پیر صاحب) کے سبب سے ملعون ہو گئی' پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔﴾ (اعجاز احمدی ص ۷۵ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۸۸ ج ۱۹)

انبیاء علیہم السلام کے اخلاق اتنے عظیم ہوتے ہیں کہ اپنے بدترین دشمنوں کے خلاف کہیں بدزبانی نہیں کرتے لیکن ﴿غلام احمق﴾ مرزا قادیانی نے غیروں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے نبوت کا ڈھونگ رچایا اور اپنے مخالفین کے خلاف جو بدزبانی کی اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مقام انسانیت سے قطبین کے فاصلے پر کھڑا ہے' ویسے تو مرزا قادیانی کی تمام کتب خرافات سے بھری ہوئی ہیں۔ تمام امت مسلمہ کے لئے مرزا کا فتویٰ کفر ہے صرف دو حوالے ملاحظہ فرمائیں:

﴿دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔﴾ (نجم الہدیٰ ص ۵۳ مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۳ ج ۱۴)

﴿اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔﴾ (انوار الاسلام ص ۳۰' مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۱ ج ۹)

مرزا قادیانی کے عزیز و اقارب سے سلوک کے بارے میں مولانا موصوف نے لکھا کہ:

﴿اپنے ہر عزیز کے ساتھ نہایت احترام اور شفقت کا سلوک فرماتے اور ہر ایک کے جذبات کا نہایت خیال فرماتے ہیں۔﴾ (ایضاً)

قادیانیو! تم مرزا قادیانی کے کرتوتوں کو کہاں تک اپنے عقل پر پردے کی طرح پردے ڈالتے رہو گے۔

کیا کوئی قادیانی یہ بتا سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے سگے بیٹے کو عاق کیوں کیا تھا؟

مؤلف مضمون نے ص ۱۲ پر دوستوں سے محبت کے بارے میں لکھا:

﴿حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو ایسا دل عطا کیا گیا تھا جو محبت اور وفاداری کے جذبات سے معمور تھا۔ آپ (مرزا قادیانی) ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے کسی کی محبت کی عمارت کو کھڑا کر کے پھر اس کو گرانے میں کبھی پہل نہیں کی۔ ایک مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آپ کے بچپن کے دوست اور ہم

مجلس تھے..... مگر حضرت (مرزا قادیانی) کے دل میں آخر وقت تک ان کی دوستی کی یاد زندہ رہی..... ﴾

☆ اس لئے تو مرزا قادیانی نے مولانا محمد حسین بٹالوی کو ﴿کذاب' متکبر' سربراہان گمراہ' جاہل' شیخ امتحان' عقل کا دشمن' بدبخت' طالع منحوس' لاف زن' شیطان' شیخ مفتری﴾ کہا (حوالہ بالا)

انگریزی نبی کا اظہار محبت قابل داد ہے۔

تشحیذ الاذہان کے ص ۱۳ پر مؤلف مضمون نے مرزا کے خدام سے سلوک کے بارے میں لکھا کہ:

﴿..... ملازم مرد ہو یا عورت جو سودا لاتے ان سے کبھی باز پرس نہ فرماتے..... ﴾

مؤلف کو یہاں یہ بھی لکھنا چاہئے تھا کہ مرزا قادیانی کے گھر میں مردوں کی جائے عورتیں زیادہ خدمت کرتی تھیں جن میں مساۃ بھانو بہت مشہور تھی' ایک رات جب سخت سردی پڑ رہی تھی' بھانو مرزا کی ٹانگیں دبا رہی تھی تو مرزا نے کہا کہ ﴿بھانو! آج بہت سردی ہے﴾ تو بھانو نے کہا ﴿تدے تے تساڈیاں لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں ایں۔﴾

بھانو جیسی عورتیں جو مرزا قادیانی کی رات کو ﴿خدمت﴾ کرتی تھیں مرزا باز پرس کیوں کرتے؟ صفحہ ۴۱ پر مؤلف نے لکھا کہ:

﴿محمود چار برس کا تھا کہ حضرت اندر بیٹھے لکھ رہے تھے' میاں محمود دیا سلائی لے کر وہاں تشریف لے گئے' آپ کے ساتھ بچوں کا ایک غول بھی تھا۔ پہلے کچھ دیر تک آپس میں کھیلتے رہے پھر کچھ دل میں آئی ان مسودات کو آگ لگادی اور لگے خوش ہونے..... حضرت (مرزا

مرزا قادیانی نے غیروں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے نبوت کا ڈھونگ رچایا اور اپنے مخالفین کے خلاف بدزبانی کی انتہا کر دی

قادیانی) لکھنے میں مصروف ہیں۔ سر اٹھا کر دیکھتے بھی نہیں کہ کیا ہو رہا ہے' اتنے میں آگ بجھ گئی اور قیمتی مسودے راکھ کا ڈھیر ہو گئے اور بچوں کو کسی اور مشغلہ نے اپنی طرف کھینچ لیا..... ﴾

☆ مرزا ﴿محمود﴾ کا مشغلہ ﴿آگ لگانا﴾ قابل داد مشغلہ تھا اور باپ (مرزا قادیانی) کا اپنی انگریزی نبوت کی دکان چکانے کے لئے اپنے آقا انگریز کی خدمت میں پچاس الماریوں کو پر کرنے کے لئے اللہ رب العزت' رسول آخرین محمد عربی ﷺ کی ہرزہ سرائی' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور مشاہیر امت کے خلاف بکواسات لکھنے اور تمام امت مسلمہ کو غلیظ گالیاں اور ہزار مرتبہ لعنت لکھنے میں کس قدر انہماک تھا۔ شیطان بھی ایک کونے میں کھڑا خوش ہو رہا ہو گا..... اور کہہ رہا ہو گا کہ واہ! مرجاگاما تیرا بہت بہت شکریہ تو نے میری مدد کی۔

قادیانیو! اللہ سے ڈرو' سورج کی روشنی میں مت لٹو' حق واضح ہو چکا ہے' مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر اللہ کے آخری پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کے دامن رحمت میں پناہ لے لو' دین اسلام قبول کر کے دارین کی فوز و فلاح کو سمیٹ لو۔

وما توفیقی الا باللہ

○

قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے جملہ قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے اپنے علاقوں کی قادیانیوں کی سرگرمیوں پر مبنی رپورٹس' جماعتی کام' خبریں' مراسلے آئندہ براہ راست اس پتہ پر ارسال فرمائیں۔

"شعبہ اخبار ختم نبوت" ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰

نام کتاب: دعائے حفظ قرآن کریم

منقول: فضائل قرآن مؤلفہ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب کاندھلوی

ناشر: مدرسہ رشیدیہ حمیلیہ بالمقابل مکان نمبر ۷۸۵' ایل ایریا سیکٹر ۳۴ نو کورنگی نمبر ۳' کراچی

قرآن کریم حفظ کر لینا ایک بہت بڑی سعادت ہے' اس کے لئے قوت حافظ محنت اور مستقل مزاجی کی ضرورت ہوا کرتی ہے' قوت حافظ میں اضافہ کے لئے نانہ تدبیریں بھی اختیار کی جاتی ہیں' جن میں ایک مؤثر تدبیر وہ دعا ہے جو فضائل کی کتابوں میں آنحضرت ﷺ سے منقول ہے۔ مدرسہ رشیدیہ حمیلیہ نے شائقین حفظ کی سہولت کے لئے یہ دعا علیحدہ سے شائع کر دی ہے جو مندرجہ بالا پتہ سے مفت حاصل کی جا سکتی ہے' امید ہے طلبہ اور ان کے سرپرست اس نعمت سے فیض یاب ہوں گے۔

(نوٹ) بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے جوابی لفافہ بھیجنا ضروری ہے۔

وزیر اعلیٰ سرحد کے نام ایک اہم خط

جناب وزیر اعلیٰ حکومت سرحد!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شاید آپ کے علم میں ہو کہ ۱۹۵۳ء میں اسلام کے بنیادی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے مطالبہ پر دس ہزار بے گناہ مسلمانوں کا انتہائی بے دردی سے خون بہایا گیا' اور انہیں شہید کیا گیا۔ پورے ملک کی انتظامیہ اور محکمہ دفاع تک حالات کنٹرول نہ کر سکے' امن وامان مفقود ہوا اور اس وقت کے ظالم و بے دین حکمران اپنے ایمان اور مذہبی فرض ادا کرنے سے گریزاں رہے۔ تو خداوند تعالیٰ نے خود ہی انہیں سزا دی۔

بعد ازاں ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں نے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے نہتے طلبہ پر ربوہ ریلوے اسٹیشن میں کھڑی ٹرین کے اندر حملہ کیا۔ مرزائیوں کی اس لاقانونیت اور مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے فریضہ سے باز رکھنے کی ناپاک جسارت پر پوری قوم ان مظلوم طلبہ کی حمایت اور ان کی اس قربانی کی بدولت متحد و منظم ہوئی۔ بالآخر اس وقت کی حکومت کو مرزائیت کو ایک الگ کفریہ مذہب قرار دیتے ہوئے' مسلمانان پاکستان کا مطالبہ تسلیم کرکے دستور پاکستان میں ترمیم پر مجبور ہونا پڑا۔

اب کچھ عرصہ سے قادیانی پاکستان بھر خصوصاً صوبہ سرحد میں بہت سرگرم ہو چکے ہیں اور ہر طرح سے عقیدۂ ختم نبوت کا مذاق' دستور پاکستان کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ملکی قوانین کو چیلنج کرنے لگے ہیں۔

چنانچہ گزشتہ دنوں ایبٹ آباد گرلز کالج میں ایک ڈرامہ پیش کیا گیا' جس میں ایک لڑکی دولہا تو دوسری دلہن بنتی ہے۔ جو ﴿سہاگ رات﴾ کو دولہا سے پوچھتی ہے کہ:

﴿آپ حضور﴾ کا نام کیا ہے؟

لفظ ﴿حضور﴾ پر غور فرمائیں......

جواب ﴿محمد﴾

اسم (محمد) قابل اعتراض و توجہ ہے

والد کا نام؟

جواب ﴿عبداللہ﴾

(عبداللہ حضرت محمد ﷺ کے والد ماجد کا اسم گرامی ہے)

دادا کا نام پوچھا......؟

جواب ﴿عبدالمطلب﴾

(عبدالمطلب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دادا کا نام ہے)

پھر ڈرامہ کے کردار اس ﴿محمد﴾ (نعوذ باللہ من ذالک) پر کپکپی طاری ہوتی ہے۔

سوال کیا جاتا ہے یہ کپکپی کیوں اور کیا ہے؟

جواب دیا جاتا ہے کہ ﴿وحی نازل ہو رہی ہے﴾......؟

قرآن عظیم اور احادیث رسول اللہ ﷺ کے مطابق ﴿وحی﴾ صرف ﴿انبیا کرام﴾ پر نازل ہوتی تھی' چونکہ نبوت و رسالت کا سلسلہ حضرت محمد ابن عبداللہ پر ختم ہے۔ اس لئے مذکورہ ڈرامہ جہاں قرآن کریم کے عقیدۂ ختم نبوت کا انکار ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح وحی اور نبوت کا مذاق بھی۔ آئین کی دفعہ ۲۹۵ کی خلاف ورزی اور مسلمانان پاکستان کے ایمانی جذبات' عقائد کو چیلنج کرتے ہوئے' صوبہ سرحد میں بدامنی' اشتعال اور لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال خراب کرنے کی سازش بھی ہے اور مسلمان طالبات کے مذہبی عقائد کے خلاف ایک سازش بھی۔

ڈپٹی کمشنر ایبٹ آباد نے انکوائری کرائی اور درج بالا واقعہ کو درست تسلیم کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ یہ ﴿شریف زادیاں تھیں﴾ اور یہ حرکت غیر ارادی طور پر سرزد ہوئی۔

جناب عالی! اگر کوئی امیر مرد عورت یا کوئی بااثر فرد قوانین کا مقابلہ کرے' بدامنی پھیلانے کا منصوبہ بنائے' عوام اور حکومت کو ذاتی یا سیاسی مفادات کی خاطر ایک دوسرے کے مقابلہ پر اکسائے تو کیا ﴿شریف زادے﴾ کا ﴿لیبل﴾ انہیں قانون کی گرفت یا قانونی ضابطوں کے تحت سزا سے مستثنیٰ کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

پھر کوئی ڈرامہ بھی اچانک ہی اسٹیج پر نہیں آتا' بلکہ کہانی لکھی جاتی ہے ڈائریکشن ہوتی ہے۔ ریہرسل ہوتی ہے اور کئی روز کی تیاریوں کے بعد ہی پیش کیا جاتا ہے۔ اس لئے ڈی سی ایبٹ آباد کا یہ کہنا کہ یہ حرکت غیر ارادی طور پر سرزد ہوئی۔ خلاف حقیقت ہی نہیں بلکہ مجرموں کو تحفظ دینے کے مترادف ہے۔ اور صوبہ کے حالات کو خراب کرنے کا باعث بھی۔

چونکہ بحمداللہ آپ مسلمان ہیں اور عقیدۂ ختم نبوت پر آپ کا ایمان بھی ہے۔ نیز آپ مسلمانوں ہی کے نمائندے اور حاکم بھی ہیں۔ اس لئے آپ سے خدا کے واسطے کی اپیل ہے کہ آپ درج بالا واقعہ کا نوٹس لیں۔ ان تمام نہاد شریف زادیوں' کالج پرنسپل' کالج اسٹاف' کہانی نویس' ہدایت کار سب کو شامل تفتیش کریں۔ نیز ان کے ملک سے فرار کو

بھی نا ممکن بنائیں۔ اور شعائر اسلام‘ پاکستان کے سرکاری مذہب اسلام اور مقننہ کی عزت و استحقاق کی پامالی کے تحفظ کا حق ادا کریں۔ اس کے ساتھ ہی قوم میں پائی جانے والی بے چینی اور اشتعال کا ازالہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازیں۔ (آمین)

(نوٹ) حفظ امن کی خاطر ہی آپ کو یہ عرض پیش کی جارہی ہے۔

آپ کا خیر اندیش

محمد سعید صابر

مسلمانان پاکستان کی غیرت کو چیلنج کیا گیا ہے

ایبٹ آباد (نمائندہ خصوصی) ایبٹ آباد گرلز کالج میں ہونے والے مذموم ڈرامہ کی خبر ملتے ہی ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد نے ہزارہ ڈویژن کے غیور اور باشعور راسخ العقیدہ مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ ڈھیاری کی مرکزی جامع مسجد میں قرارداد مذمت منظور کی گئی۔ ۲۱/ جولائی کو وزیر اعلیٰ سرحد کے دورۂ ڈھیاری کے موقع پر جمعیت علماء اسلام کے کارکن محمد سعید صابر نے امن عامہ کو چیلنج کرنے سے گریز کرتے ہوئے۔ وزیر اعلیٰ سرحد سردار مہتاب احمد خان عباسی کو ایک تحریری عرضداشت میں پورے واقعہ سے آگاہ کیا۔ اور اسی موقعہ پر موجود مانسہرہ سے رکن قومی اسمبلی سردار محمد یوسف ارکان سرحد اسمبلی عاشق رضا سواتی اور طارق خان سواتی اور میاں وجیہہ الرحمٰن کو اس عرضداشت کی نقول فراہم کیں۔ جبکہ میاں وجیہہ الرحمٰن نے معاملہ سرحد اسمبلی میں اٹھانے کا وعدہ بھی کیا۔ اس طرح ختم نبوت مانسہرہ نے اپنی سی کوشش کی۔ بعد ازاں قاضی خلیل احمد ڈسٹرکٹ خطیب مانسہرہ نے اس عرضداشت کے پیش نظر

بالاکوٹ میں تمام مذہبی جماعتوں کا اجلاس بلایا۔ جس میں واقعہ کی مذمت‘ ذمہ داروں کے خلاف قانونی کارروائی اور مسلمانوں کے جذبات ایمانی سے حکومت کو آگاہ کیا گیا۔ بعد ازاں مجلس عمل علماء اسلام کے مرکزی ناظم اطلاعات مولانا عطاء الرحمٰن شاہ بخاری نے ملک بھر کے پروانہ ہائے ختم نبوت کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سرگرم ہونے کی ہدایت کی۔ اور ۱۳/ جولائی کو ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد کے صدر وقار احمد جدون کی طرف سے تھانہ کینٹ ایبٹ آباد کو دی گئی درخواست کی نقول بھی مذکورہ ہدایت کے ہمراہ بھیجی گئی۔ ملک کے ممتاز عالم دین اور تحریک فیض القرآن پاکستان کے بانی و صدر قاری فیض الدین ہزاروی نے بنوٹ گرام‘ میرپور آزاد کشمیر اور ڈھوڈیال ضلع مانسہرہ میں مختلف احتجاجی اجتماعات میں مسلمانان پاکستان کی توجہ مبذول کرائی۔ واقعہ کے خلاف مسلمانوں کا ردعمل شدید ہوتا جارہا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ڈی سی ایبٹ آباد‘ وزیر اعلیٰ سرحد یا کسی نام نہاد عوامی

باقی صفحہ ۲۶ پر

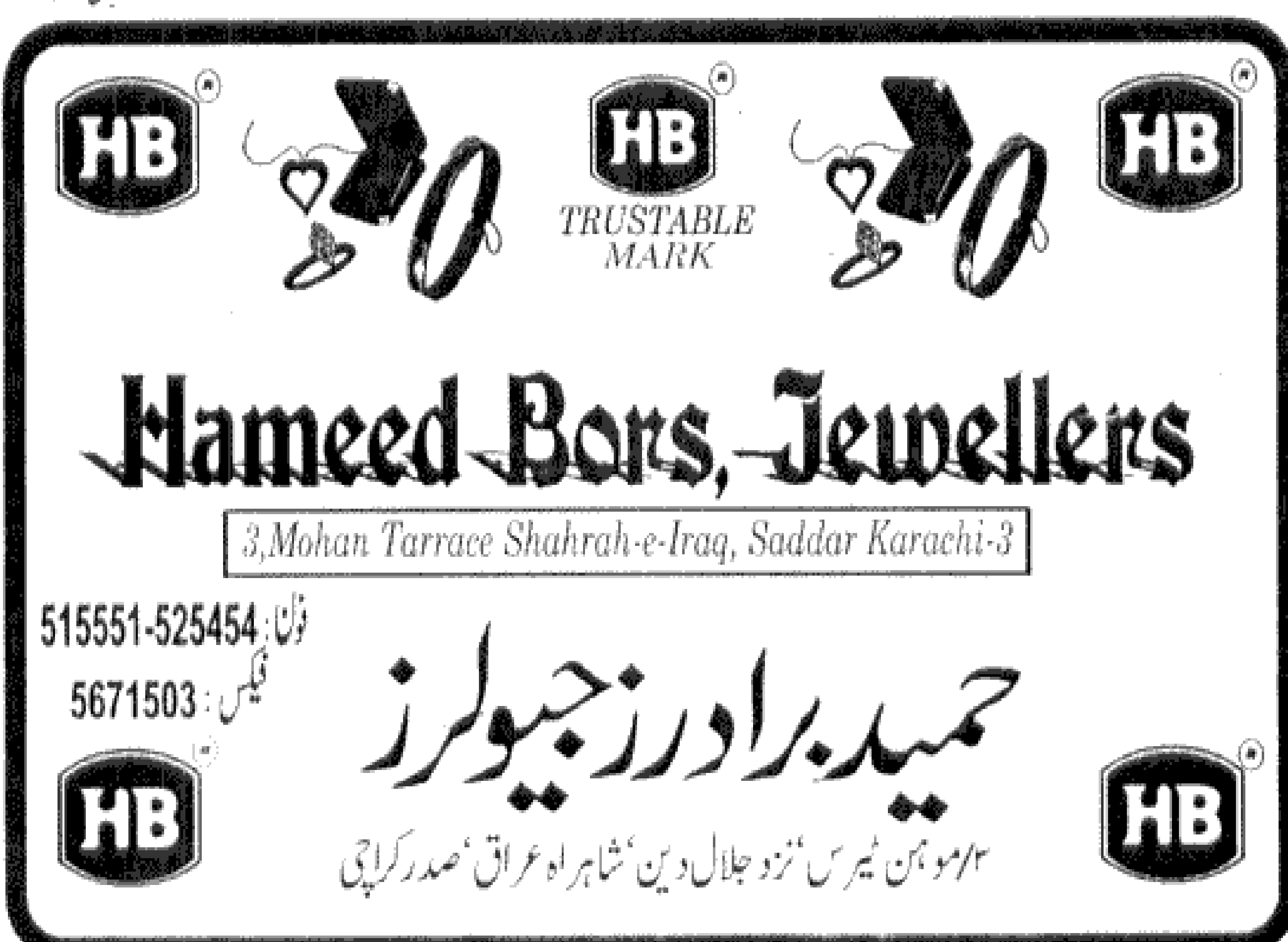

آخری قسط

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے عالمگیر معجزات

نیز فرمایا یعنی آپ کا لقب شاہداً" اور شہید نمایاں طور پر بیان فرمایا گیا ہے جس کا مفہوم یہی ہے کہ وہ نبی معظم جیسے فرمایا وشهد شاهد من اهلها' وقال شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما بالقسط (آل عمران ۱۸ کذاک النساء ۱۳۵ والمائدہ ۸) وغیرہ

شاہد اور شہید کا مفہوم ہے "احوال و حالات بیان کرنے والا" گویا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ رسالت سے لیکر تا قیام قیامت بلکہ اس کے بعد بھی دخول جنت تک کے تمام حالات و واقعات بیان فرمادیئے تمام مثبت و منفی حالات بیان فرمادیئے۔ مثلاً "نزع کے فلاں فلاں حوادثات رونما ہوں گے پھر اس کے بعد پل صراط کا مرحلہ اس انداز کا ہوگا' بعدازاں جنت کے یہ مناظر ہوں گے اور جہنم کے یہ' فلاں عمل و کردار کا انجام و صلہ یہ ملے گا اور فلاں نظریہ و کردار کا انجام یہ ہوگا' چنانچہ مشکوۃ شریف کی کتاب الفتن کی پہلی حدیث رسول بحوالہ صحیحین عن حذیفہ رضی اللہ عنہ یوں مذکور ہے کہ "ایک دن سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرما ہو کر اس وقت سے لیکر قیامت تک کے تمام حالات اور پیش آنے والے واقعات و فتن بیان فرمادیئے۔" (مشکوۃ ص ۴۷۱)

اور ایسے واقعات و حالات جو آئندہ رونما ہونے والے تھے وہ نہایت تفصیل سے کتب احادیث کی کتاب الفتن' اشراط الساعۃ' اور کتاب الملاحم وغیرہ میں ہزارہا ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے مذکور ہیں مخبر صادق نے آئندہ رونما ہونے والے تاریخی واقعات بھی بیان فرمادیئے ہیں اور مختلف افعال و اعمال کے دنیوی اور اخروی نیز برزخی نتائج بھی واضح فرمادیئے' گویا بنی نوع انسان کے اس سفر حیات کے ایک ایک قدم پر پیش آنے والے حالات کو بیان فرمادیا۔ اس طویل ترین سفر کے قدم قدم پر پیش آنے والے خطرات اور ان کے تحفظ کی ہر ہر جزو کو بیان فرما کر شفقت و رحمت کا حق ادا فرمادیا۔ تو جس نے آپ ﷺ کی زبان اقدس پر یقین کرتے ہوئے آنے والے خطرات سے محتاط ہو کر پیش رفت کی اس کے لئے آپ مبشر ہیں اور جس نے بے یقینی کے ساتھ سفر حیات طے کیا اس کے لئے آپ نذیر ہیں پھر آپ کے بیان فرمودہ صدہا ایسے منظر بھی ہیں کہ جن کو مختصر سے عرصہ کے بعد مخالفین نے سر کی آنکھوں سے ملاحظہ کرلیا۔ مثلاً "

۱۔ سراقہ کی کسریٰ کے کنگن پہنائے جانے پر حقیقت پیش گوئی' مغلوبی کسریٰ ایرانی اور مابعد کی فتوحات۔

۲۔ قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کی مغلوبی اور اختتام کے بعد ان کے خزائن و اموال کا مال غنیمت بن کر فی سبیل اللہ صرف ہونا۔

۳۔ فقر و فاقہ یعنی معاشی بدحالی کا خاتمہ' ظلم و ستم اور ڈاکہ زنی و سرقہ کا بے نشان اور معدوم ہونے کی پیش گوئی۔ وغیرہ (بخاری ص ۵۰۷)

بے شمار ایسے حالات و واقعات کا بیان جو مخالفین نے چند سال ہی میں اپنے سر کی آنکھوں سے ملاحظہ کرلئے نیز لیبانین علی الناس زبان کے عنوان سے لاتقوم الساعة حتى يكون كذا كذا کے عنوان سے اور علامات قیامت کے عنوان سے ہزارہا امور پیش آمدہ کی پیش گوئیاں کتب حدیث و تفسیر میں مذکور ہیں۔

یہ ہے دوام دین کا مفہوم:

اور فرمان مسیح علیہ السلام (وہ آئندہ کی خبریں دے گا) کا مصداق' گویا آپ نے دنیا برزخ اور آخرت میں پیش آمدہ ایک ایک جزو سے باخبر کردیا ظاہری' باطنی بھی' تاریخی بھی' قانونی بھی' غرض یہ کہ معلم کائنات حقیقت شاہد اعظم ہیں فرمایئے کہ ہزارہا حقائق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ بے مثال و تابندہ مشاہداتی معجزات نہیں ہیں؟ جو تا قیام قیامت جاری و ساری رہیں گے' اب ان حقائق اور صداقتوں کے ہوتے ہوئے یہ رٹ لگاتے جانا کہ آپ کا کوئی معجزہ نہیں ہے کس قدر جہالت و حماقت کا مظاہرہ ہے' فرمایئے اس سائنسی اور ایٹمی دور میں اس جہالت و حماقت کی ذرہ بھی گنجائش ہے؟

زندہ دین اور زندہ نبی معظم:

ناظرین کرام! اس دین کی سب سے نمایاں اور امتیازی شان یہ بھی ہے کہ یہ دم اول سے آخر تک غیر متبدل رہا ہے اور اس کی بنیادی تعلیمات اور مزاج ہو بہو آج تک غیر متغیر حالت میں جلوہ افروز ہے' کسی ایک نظریہ سے دستبرداری نہیں ہوئی۔

۱۔ ملاحظہ فرمایئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا متن قرآن مجید ہو بہو اپنی اصل زبان اور حالت میں موجود و محفوظ ہے۔

۲۔ اسلام کا مرکز کعبۃ اللہ مع اپنی اصلی عظمت و شان اور پیغام آج تک محفوظ و مشاہد ہے۔

۳۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ابتدائی

مرکز خانہ کعبہ کے ساتھ مسجد نبوی بمع اضافہ و وسعت محفوظ و موجود ہے۔

۴۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و فرمودہ پنج گانہ نماز بمع جملہ تفصیلات و شرائط و حدود مثل وضو' رکعات' رکوع سجود جماعت اور اوراد و وظائف نماز ہر چیز بعینہٖ موجود اور زیر عمل ہے۔

۵۔ معلم کائنات کی بنائی ہوئی مسجد بمع جملہ ہیت و کیفیت موجود آپ کی تعلیم فرمودہ اذان و اقامت' صف بندی' امامت وغیرہ محفوظ۔

۶۔ بنیادی نظریہ توحید خالص عبدیت انبیاء رسل و صلحاء و اکابرین امت بمع فخر رسل صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ و معمول۔

۷۔ دیگر ارکان اسلام' زکوٰۃ' روزہ' عیدین' حج و عمرہ' اصول معاملات و معاشرت اور آداب و اخلاق ہو بہو موجود۔

۸۔ غرض یہ کہ آپ کا پیش فرمودہ متن الہٰی (قرآن مجید) اور اس کی عملی تصدیق (اسوہ حسنہ اور سیرت طیبہ) موجود معمول۔

گویا کہ اگر کوئی نظریہ اپنی اصلی صورت میں موجود ہے اور قابل عمل ہے تو وہ اسلام ہی ہے اگر کوئی کامل ہادی مطلوب ہے تو رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پوری شان و شوکت کے ساتھ اور انہی جملہ تعلیمات اور پیغام کے ساتھ زندہ موجود اور جلوہ گر کوئی لاکھ کوشش کرے مغزماری کرلے مگر اس فرد کامل کی نظیر و مثال پیش کرنے سے قاصر و عاجز رہے گا۔

۹۔ دین اسلام عقائد و عبادات سے لیکر انسانی زندگی کے ہر شعبہ یعنی معاشرت و معاملات اور آداب و اخلاق کے جملہ پہلوؤں میں مکمل ترین اور واضح ترین تفصیلات پیش کرتا ہے' حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی تفصیلات پیش کرتا ہے۔

اس کے برعکس دیگر مذاہب اور اصلاحی تحریکات یہ نمونہ پیش کرنے سے قاصر ہیں نہ ان کا مذہبی متن محفوظ اور نہ ان کے ہادی کی سیرت طیبہ موجود و معمول' حتی کہ ان کے پیش کردہ اصلی اصول و ضوابط بھی معدوم اور مستور ہوچکے۔ عیسائیت جو کہ بحوالہ مسیح سراپا اخلاق و مودت کا پیکر تھی۔

بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی خیر خواہی اور ایثار کا پیکر تھی' اس میں انتقام تعصب شدت کا نام نہ تھا' وہ اس نہج سے ہٹ کر' نفاق' مغالطہ دہی' مکرو فریب تشدد' انتقام و عناد اور دھونس بازی کے راستہ پر اپنا ابتدائی شعار مچھلی جو عجز و انکساری اور تواضع کی علامت تھی اسے چھوڑ کر صلیب کو اپنالیا جو کہ ہر قسم کے تشدد اور مار دھاڑ کی علامت ہے چنانچہ عیسائیت کی پوری تاریخ صلیبی حرکات و آثار سے معمور ہے۔ جس طرح کہ سکھ دھرم کی ابتدا اور اس کے بعد برعکس یہ تحریک تشدد کے راستے پر چل پڑی' مگر ایک اسلام اور امت مسلم ہے کہ جس کی ابتداء اور بنیاد خدا پرستی اور خدمت و احترام انسانیت پر استوار کی گئی تھی۔ معاشرہ میں عدل و انصاف اور امن و سکون کی فضا قائم کرنا عہد و معاہدہ کی پاسداری اور ظلم و زیادتی سے اجتناب کلی۔

امت مسلمہ شروع سے تاہنوز انہی بنیادوں پر قائم ہے' تاریخ اسلام گواہ ہے کہ امت اسلامیہ جہاں بھی گئی وہاں معاشرہ اور ماحول کو پر سکون ہی بنایا' وہاں معاشرتی اور تمدنی ترقی کو جدت بخشی ہمسایہ اقوام کے ساتھ ہمیشہ خیر خواہی کا معاملہ ہی کیا' ہر قسم کے عہد و معاہدہ کی پاسداری کی کہیں بھی ظلم و زیادتی اور عہد شکنی کا ارتکاب نہیں کیا جب کہ عیسائی اقوام ہمیشہ اس کے برعکس چلتی رہیں وہ عیسائی ہوں یا اندلس کے' یورپ کے ہوں یا کسی اور علاقہ کے' وہ سب کے سب ایک ہی طرح معاندانہ پالیسیوں پر کاربند نظر آتے ہیں۔ استحصال اور لوٹ کھسوٹ ہی ان کا مطمع نظر رہا ہے۔ غرض یہ کہ اسلام ہی وہ دین حق ہے جس کی ابتداء اور انتہا یکساں ہے الحاصل دین اسلام سر تا سر ایک عظیم الشان اور دائمی معجزہ ہے' جس کی مثال و نظیر کسی بھی مذہب و امت کے تناظر میں مفقود ہے۔

محمد رسول اللہؐ کا ایک منفرد اور ممتاز ترین اعجاز:

یہ ہے کہ آپ سے قبل ہر قوم اوتار پرستی اور مظاہر پرستی کے گھمبیر شرک میں غرق تھی ہر قوم کا یہی نظریہ تھا کہ قوم کا رئیس' پیشوا اور بادشاہ خدا کا نمائندہ اور اوتار ہوتا ہے لہٰذا وہ خصوصی تکریم کا مستحق ہے' اس کی اطاعت و تعمیل سے انکار اور انحراف تباہ کن چیز تھی' اس کی مجسمہ گری اور پوجا پاٹ تک نوبت پہنچ جاتی تھی' مذہبی سربراہی اس کے ہاتھ میں ہوتی تھی' یہ تصور اتنا وسیع تھا کہ آسمانی مذاہب کے پیروکار بھی اسی مرض میں مبتلا تھے جیسے عیسائی' یہ بھی مسیح اور مریم کو خدائی کا مقام دیئے بیٹھے تھے اس کے مجسمے بناکر پوجے جاتے تھے' ان سے عرض و مناجات کی جاتی' اسلام نے آکر اس سیاسی شرک کا مکمل خاتمہ کردیا' سیاسی اور مذہبی مظاہر پرستی کا جنازہ نکال دیا۔

اب صرف ایک ہی معبود برحق اور لائق پرستش و تعظیم ہستی تھی کوئی بڑی سے بڑی ہستی بھی صرف مقام عبودیت ہی میں منحصر ہے حتی کہ خود خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نظریہ کو اتنے اہتمام سے امت کے قلب و ذہن میں راسخ کردیا کہ افراد امت کے سامنے صرف دو ہی حقیقتیں رہ گئیں' ایک خالق و معبود کی اور دوسری طرف اس کے سوا تمام مخلوقات ذرہ سے لیکر آخر تک کل مخلوقات بندہ مخلوق' اور سراپا احتیاج و انکسار ہے' اس کے سوا نہ کوئی خدا ہے

باقی صفحہ ۲۶ پر

ڈاکٹر دین محمد فریدی بھکر

مسلم ممالک پر امریکی حملے کیوں؟

بڈ میر صوبہ سرحد میں ایوب دور میں امریکی اڈا تھا' جو کہ جاسوسی کے لئے قائم کیا گیا تھا وہاں سے امریکی جہاز یو ٹو جاسوسی کے لئے اڑا مگر روس میں گرالیا گیا۔ روس بھی ان دنوں بہت بڑی سپر طاقت تھا۔ جہاز کا پائلٹ گرفتار ہوا۔ جس کے بیان سے پوری دنیا ہل کر رہ گئی۔ ایوبی حکومت نے امریکہ کو بڈ میر کا ہوائی اڈا خالی کرنے کا حکم دیا۔ امریکہ کو مجبوراً ہوائی اڈا خالی کرنا پڑا مگر پاکستان کے خلاف امریکہ کے دل میں گرہ بیٹھ گئی۔ امریکہ نے پاکستان میں سی۔ آئی۔ اے کے ایجنٹوں' روٹری کلب کے ممبروں' این جی اوز کی سازشوں کا جال بچھادیا۔ امریکہ نے کشمیر کا مسئلہ یو این اے کے پلیٹ فارم سے اسی وجہ سے حل نہیں ہونے دیا کہ برصغیر کے نوآزاد دونوں ملک پرامن رہ کر ترقی نہ کریں۔

ں کا انتقام یوں لیا کہ کشمیر میں جنگ ...ں شروع کرادیں۔ اور جنرل اختر ملک قادیانی کے ذریعے جنرل ایوب کو آمادہ کرلیا جس کی وجہ سے ۱۹۶۵ء کی جنگ پاکستان پر مسلط کر دی گئی۔ اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان اس جنگ میں سرخرو ہوا۔ مگر معاہدہ تاشقند جس میں بھٹو خود شامل تھا۔ جیتی ہوئی جنگ میز پر ہار دی گئی۔ اللہ کے فرمان کے مطابق الکفر ملت واحدۃ کے مطابق روس اور امریکہ پاکستان کو کرش کرنے پر متحد ہو گئے اس کے بعد ایوب خان کا زوال شروع ہوا۔ امریکہ سے جو گندم آئی تھی ربوہ سے مرزا ناصر کے ذریعے پاکستان میں امریکی سرمایہ استعمال کر کے امریکی مفادات کا تحفظ کیا۔ یحییٰ دور کے الیکشن میں مشرقی پاکستان سے مجیب اور مغربی پاکستان سے بھٹو کی اکثریتی کامیابی سے ملک کے حالات خراب کرنے کے لئے ایم ایم احمد قادیانی۔ سر ظفر اللہ قادیانی پوری طرح سرگرم عمل ہوئے۔ مرزا طاہر موجودہ سربراہ قادیانیت ان دنوں اندرون خانہ بھٹو کا مشیر تھا۔ اس نے بھٹو سے ایسے بیان دلوائے کہ ملک دولخت ہو گیا' یہ چال صرف اس وجہ سے چلی جا رہی تھی کہ مرزا طاہر کے باپ کی پیش گوئی تھی کہ اول تو یہ ملک بنے گا نہیں اگر بنا بھی تو ہم پھر کوشش کریں گے کہ اکھنڈ بھارت بن جائے۔ برصغیر کی تقسیم میں مرزائیوں کو تکلیف مشرقی پاکستان سے تھی کیونکہ مغربی پاکستان کے جاگیردار تو انگریز کے جھولی چک تھے۔ اور مرزائی بھی انگریز کے کاسہ لیس تھے۔ مسلم لیگ کی پیدائش ڈھاکہ کی تھی اور مشرقی پاکستان کے لوگ اس کی قدر پہنچاتے تھے۔ لہٰذا پہلے اسے کاٹ کر پھینک دو پھر بقیہ کے حصے تیرے کر کے ہندوستان کی جھولی میں ڈال دو کا کلیہ استعمال کیا ملک دولخت ہونے کے بعد مغربی پاکستان کو پاکستان کا نام دے کر بھٹو حکمران بنا۔ تو روس نے بھٹو کو تجویز پیش کر دی کہ کراچی سے دریائے سندھ کے مغربی کنارے سے افغانستان کے ذریعے سڑک روس اپنے خرچ پر بنائے گا اور سڑک کے نیچے آنے والی زمین کی رقم بھی روس ادا کرے گا۔ مزدور پاکستان کے' کراچی بندرگاہ سے روس کے لئے مال لانے پر ٹیکس بھی روس دے گا۔ مگر اس میں امریکہ کی لابی سرگرم تھی بھٹو نے روس کی تجویز مسترد کردی۔ یہ سب ایک امریکی منصوبے سے ہو رہا تھا۔ روس کے پاس گرم پانی کی بندرگاہ نہیں تھی۔ امریکہ کو ۷۹ء کی عرب اسرائیل جنگ میں تیل کے بحران سے جو دوچار ہونا پڑا اسی وقت سے امریکی یہودی لابی خلیج کی ریاستوں کے تیل پر قبضہ کرنا چاہتی تھی۔

امریکہ اور روس دونوں اپنے اپنے منصوبوں پر عمل پیرا تھے۔ روس کی نگاہ گرم پانی پر تھی' ایک منصوبے کے مطابق روس نے افغانستان پر دھاوا بول دیا۔ دونوں سپر طاقتوں کا خیال تھا کہ روس جلد ہی افغانستان کو روندتا ہوا پاکستان میں داخل ہوگا اور امریکہ بھیڑیے بکری بچے کی طرح پاکستان کو بچانے کے نام پر خلیج کی ریاست کے تیل پر قبضہ کرے گا اور روس گوادر پر قبضہ کرے گا اقوام متحدہ اپنا ہے۔ پاکستان کو جذبہ جہاد کا سبق سکھادیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے منصوبے خاک میں ملادیے اور روس تو افغانستان کے پہاڑوں میں اپنا سر پھوڑنے لگا۔ روس کو افغانستان میں مار کھاتے دیکھ کر امریکہ نے نئی چال چلی۔ اسے ہر حال میں تیل کے چشمے چاہئے تھے' امریکہ اگر براہ راست تیل کے چشموں کی طرف آتا تو عالم اسلام اس قدر متحد ہو کر مقابلہ کرتا کہ امریکہ کو شکست کھانا پڑتی۔ پاکستان تو افغانستان کی جنگ میں ۴۰ لاکھ تارکین وطن افغانوں کے بوجھ تلے دب کر رہ گیا۔ افغان جنگ میں ملوث

مجاہدین تنظیموں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے اور روس کے خلاف اسلحہ اور دوسری امداد میں الجھا کر رہ گیا۔ روس کے ساتھ جنگ کے دوران بھی مجاہد تنظیموں میں چپقلش جاری تھی جس سے سادہ لوح مسلمان بے خبر تھے۔ دراصل مجاہدین کو تربیت دینے کے لئے پشاور میں قلندر مومن نامی قادیانی پیش پیش تھا۔ اول تو انہیں علم تھا ہی نہیں کہ قلندر مومن جو کہ ہمیں ٹریننگ دے رہا ہے یہ قادیانی ہے۔ قلندر مومن ہر گروہ میں اپنے ایجنٹ داخل کر چکا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ روس کے نکل جانے کے بعد افغان تنظیموں میں وہ خون ریزی ہوئی کہ اسلام بدنام ہو کر رہ گیا۔ امریکہ کا منصوبہ تھا کہ روس کے ساتھ ٹکراؤ سے جو جہاد کا جذبہ پیدا ہوا ہے۔ اسے قومیت کے نام پر ختم کر کے اسلام کو بدنام کیا جائے۔ اور افغانستان کا ہر ٹکڑا ہمارا طفیلی بن جائے' دوسری طرف روس کا افغانستان میں منصوبہ کامیاب نہ ہوا تو امریکہ بھی خلیج کی ریاستوں کے تیل سے وقتی طور پر محروم ہو گیا تو اس نے اپنی اندرونی چال سے ایران' عراق جنگ کرادی۔ امریکہ ہر حال میں تیل کے چشموں پر پہنچنا چاہتا تھا۔ امریکی پالیسی یہودی بناتے ہیں منصوبہ بندی کی سازش میں یہود سے بڑھ کر کوئی نہیں امریکہ کو باور کرایا گیا کہ اگر تم نے تیل کے چشموں پر اسی طرح نگاہ کی تو عراق اور ایران متحد ہو کر مقابلے پر اتر آئیں گے۔ کیونکہ ایران عراق کا احسان مند تھا۔ یہودی چال سے دونوں ملکوں میں طویل جنگ ہوئی جب دونوں کمزور ہو گئے۔ تو امریکہ نے ایک یہودی چال کے ذریعے عراق سے کویت پر قبضہ کرادیا۔ اس طرح امریکہ سعودی عرب اور کویت کو بچانے کے لئے اپنی ۳۰ ہزار فوج اور حمایتوں سمیت مشرق وسطی میں داخل ہوا اور ۹۰ سالہ لیز پر کویت کے تیل کے چشموں پر قابض ہو گیا۔ اور حرمین شریفین کے ارد گرد بھی اپنی فوجیں تعینات کر دیں۔

ادھر افغانستان میں متحارب گروہوں کی لڑائی سے تنگ آکر مجاہدین اسلام ملا محمد عمر کی سرکردگی میں طالبان کی شکل میں متحد ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے اللہ تعالیٰ کی مدد سے افغانستان کے بڑے حصہ پر قابض ہو کر اسلامی نظام نافذ کر دیا۔ طالبان کے زیر قبضہ علاقہ میں اسلامی قانون کی برکت سے امن و سکون قائم ہوا۔ سالوں سے

> **تمام کافروں نے متحد ہو کر طالبان کے خلاف محاذ بنالیا اور عورتوں کے حقوق کے نام پر اسلامی قانون کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کر دیا**

جنگ سے تباہ حال افغانستان ترقی اور تعمیر کی طرف گامزن ہوا۔ افغانستان تنظیموں کے جو متحارب گروپ آپس میں دست و گریبان تھے طالبان کے مقابلے میں سب اکٹھے ہو گئے اسلامی قانون کے مقابلے میں روس امریکہ سمیت تمام کافروں نے متحد ہو کر طالبان کے خلاف محاذ بنالیا۔ اور دنیا بھر میں عورتوں کے حقوق کے نام پر اسلامی قانون کے خلاف پروپیگنڈہ شروع کیا۔ طالبان آگے بڑھتے رہے کسی قسم کی پرواہ نہیں کی۔ ۱۹۹۸ء میں طالبان کا مزار شریف سمیت افغانستان پر قبضہ ہو گیا' رشید دوستم' حکمت یار' مسعود اور ربانی وغیرہ منہ کی کھا کر بھاگ نکلے۔ پورے افغانستان پر قبضہ ہوتا نظر آیا تو اب امریکہ بہادر اور یہودیوں کو اپنی موت نظر آنے لگی۔

امریکہ نے ۲۰/۲۱ اگست کی درمیانی شب ۷۰ کروز میزائل پھینکے جو تقریباً پندرہ منٹ پاکستان کی حدود سے خلاف قانون گزرے۔ خوست اور ارد گرد کو نشانہ بنایا۔ ساتھ ہی سوڈان پر بھی کروز میزائل سے حملہ کیا۔ امریکہ ایٹمی دھماکہ کے بعد خائف ہوا تھا۔ اور ایٹمی دھماکے کے بعد قوم ہر قسم کی قربانی دینے پر تیار تھی۔ کچھ باتیں بظاہر موضوع سے ہٹ کر لگتی ہیں مگر میرے نزدیک تاریخی حقیقت یہی ہے۔ روس کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے بعد امریکہ بہادر تنہا سپر پاور کے طور پر ابھرا تو بن اسلامی ممالک اس کے طفیلی بن گئے۔ تیل کے چشموں پر قابض ہونے کے بعد امریکہ کی فرعونیت بہت بڑھ چکی تھی۔ پاکستان کے ایٹمی دھماکے کا امریکہ کو بہت دکھ ہوا اور ادھر طالبان کی پے در پے کامیابیوں نے امریکہ کو بوکھلا کر رکھ دیا۔ امریکہ کو اچھی طرح احساس ہے کہ میرا مقابلہ اب اسلام سے ہے۔ لہٰذا اس نے اپنے دو سفارت خانے خود اڑائے یہ کام اسرائیلی ایجنسی (موساد) کے ذریعے ہوا۔ اور پھر چوروں کی طرح افغانستان' سوڈان پر کروز میزائل سے حملہ کر کے اپنے واحد سپر پاور ہونے کا باور کرایا۔ برطانیہ' اسرائیل' جرمنی اور بھارت نے امریکہ کی حمایت کی۔ دہشت گردی کے نام پر عالم اسلام کو نشانہ بنایا جا رہا ہے عالم اسلام کو متحد ہو کر باطل طاقتوں کا موثر اور بروقت جواب دینا ہو گا تاکہ اسلام اور عالم اسلام کی ساکھ دنیا میں بحال رہے اور دوبارہ امریکہ کو مسلمانوں پر میلی آنکھ اٹھانے کی جرأت نہ ہو۔

●●

اخبار ختم نبوت

قادیانیوں کو عبرتناک شکست

بہاولنگر (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے مبلغ مولانا محمد طیب فاروقی اپنے تبلیغی دورے پر ڈاہر نوالہ پہنچے تو وہاں مولانا محمد اجمل کے پاس درس قرآن کا پروگرام طے پایا۔ مولانا نے عشاء کے بعد اپنے مفصل بیان میں پہلے سیرت نبوی ﷺ اور پھر مرزا قادیانی کے کذب اور کردار پر روشنی ڈالی' واضح رہے کہ ڈاہر نوالہ کے اردگرد قادیانی آباد ہیں جب انہوں نے مرزا کے متعلق باتیں سنیں تو بوکھلاہٹ میں بیان کے بعد مولانا محمد طیب فاروقی کو چیلنج کر دیا کہ آپ نے حوالہ جات غلط پیش کئے ہیں اس کے ثبوت فراہم کریں۔ جب یہ بات دوسرے مسلمانوں تک پہنچی تو اردگرد کے مسلمان کافی مقدار میں رات گئے تک اکھٹے ہو گئے آخر طے پایا کہ کل صبح آٹھ بجے تک مرزائی اسٹامپ پر لکھ کر دیں گے کہ اگر حوالہ جات درست ہوئے تو وہ مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر حلقہ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ اس دوران مولانا طیب فاروقی نے بہاولنگر سے رات کو فون کر کے ضروری کتب منگوالیں اس کے علاوہ جامعہ قاسم العلوم فقیروالی کے مہتمم حضرت مولانا محمد قاسم قاسمی سے رات کو رابطہ کر کے ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔ دوسرے دن مولانا قاسمی صاحب بھی بہت سی کتابیں اور دیگر علما کرام کے ہمراہ ڈاہر نوالہ پہنچ گئے۔ وقت مقررہ پر تو کیا دن ۱۲ بجے تک کوئی قادیانی نہ آیا وہاں پر اعلانات کئے گئے گردونواح کے تمام مسلمان دس بجے تک جمع ہو گئے۔ ہر طرف ختم نبوت زندہ باد اور مرزائیت مردہ باد کے نعرے گونج رہے تھے۔ بعد ازاں مولانا طیب فاروقی نے اپنے مفصل بیان میں مرزائی مذہب کے عقائد باطلہ کے متعلق لوگوں کو آگاہ کیا۔ اس کے علاوہ جامعہ قاسم العلوم فقیروالی کے شیخ الحدیث مولانا حبیب اللہ صاحب نے بھی تقریر کی اور آئندہ کا جمعہ غلہ منڈی ڈاہر نوالہ میں طے ہوا۔ اور مولانا محمد طیب فاروقی نے جمعہ غلہ منڈی کی جامع مسجد میں پڑھایا' کسی قادیانی کو جرأت نہ ہوئی کہ سامنے آئے اللہ تعالیٰ نے مرزائیت کو شکست دی اور مسلمانوں کے حوصلے بلند ہوئے' واضح رہے کہ مولانا محمد قاسم قاسمی کی ختم نبوت کے حوالے سے بہت سی خدمات ہیں جن کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا' وہ ضلع کی ایسی شخصیت ہیں جنہوں نے ہر محاذ پر باطل قوت سے ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ اس تمام پروگرام کے انتظامات مولانا قاری محمد اجمل مدینۃ العلوم' مولانا محمد اجمل' خطیب جامع مسجد غلہ منڈی ڈاہر نوالہ' محترم افضل صاحب' مولانا سعید احمد صاحب اور احمد سلیم صاحب نے بڑے احسن طریقے سے کئے۔

کوئٹہ کی عدالت سے توہین قرآن کے مجرم کو سزا عمر قید بامشقت

۲۴ / ۴ / ۹۸ء کو بعد از نماز جمعہ مسلمان واپس اپنے اپنے گھروں کو جا رہے تھے حاجی محمد نسیم خان کاکڑ کی نظر حاجی غلام حسین پر پڑی جو نیل ہوٹل کے عقب والی گندی نالی میں ہاتھ مار رہا تھا اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ نالی میں قرآن پاک کے شہید شدہ اوراق بہہ رہے ہیں حاجی نسیم خان نے کچھ اوراق ہاتھ میں اٹھائے اور سامنے مسجد عثمانیہ میں مولوی جمعہ خان سے پوچھا کہ یہ اوراق مسجد سے تو نہیں آ رہے مولوی جمعہ خان نے کہا ایسا نہیں ہے۔ دونوں حضرات واپس حاجی غلام حسین کے پاس پہنچے تو معلوم ہوا نیل ہوٹل کے پائپ سے آ رہے ہیں حاجی نسیم خان مولوی جمعہ خان اور حاجی غلام حسین کو لے کر نیل ہوٹل کے منیجر کے پاس گئے تمام معاملہ منیجر سے بیان کیا اور منیجر کو ساتھ لے کر کمرہ نمبر ۵ پہنچے تو کمرہ کے اندر سے بند تھا کمرہ کھلوایا گیا تو اندر سے ایک شخص برآمد ہوا جس نے اپنا نام عبدالعزیز ولد عبدالقادر بتایا کمرہ کی تلاشی سے شہید اوراق قرآن سے حاجی نسیم خانؒ نے فلش کھول کر دیکھا تو پلاسٹک کی بالٹی میں شہید شدہ اوراق موجود تھے اور فلش میں دیکھا گیا تو وہاں بھی اوراق قرآن پاک موجود تھے جو حاجی نسیم خان نے نکال لئے' پولیس کو اطلاع ہوئی سردار طارق منظور ایس آئی اے شہید شدہ اوراق قرآن پاک فیصلہ لے کر ملزم عبدالعزیز ولد عبدالقادر کو گرفتار کر کے تھانہ سٹی لے گئے واقعہ کا علم عالمی مجلس تحفظ ختم

نبوت کو ہوا تو جماعت کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت صوبائی امیر حضرت مولانا منیر الدین صاحب ہوا' فیصلہ کیا گیا کہ جماعت توہین قرآن کیس کی پیروی کرے گی چنانچہ دفعہ ۲۹۵ بی کے تحت ایف آئی آر درج کرائی گئی' حاجی نسیم خان کاکڑ مدعی بنے اور تفتیش شروع ہو گئی تقریباً دو ماہ کی جدوجہد کے بعد مقدمہ سیشن عدالت پیش ہوا ایڈیشنل سیشن جج جناب محمد حنیف خان نے ۲۳/ ۶/ ۹۸ء کو مقدمہ کی سماعت شروع فرمائی ملزم کو متعدد پیشیوں پر وکیل کرنے کی تاکید کی گئی۔ آخر کار ۳/ ۷/ ۹۸ء کو ملزم پر فرد جرم عائد کر دی گئی اور ۳/ ۷/ ۹۸ء کو عدالت نے گواہوں کو شہادت کے لئے طلب کیا اور یکے بعد دیگرے استغاثہ کے ۹ گواہ پیش ہوئے جن کے نام یہ ہیں:

حاجی محمد نسیم خان کاکڑ' حاجی غلام حسین' محمد نسیم منیجر ہوٹل نیل' مولوی مطیع اللہ' مولوی جمعہ خان' مشتاق مسیح' میر محمد دشتی اے ایس آئی' اظہر حسین اے ایس آئی' سردار طارق منظور ایس آئی' مقدمہ نو پیشیوں میں سماعت ہوا اور دسویں ۷/ ۸/ ۹۸ء کو عدالت نے فیصلہ سنا دیا فاضل جج جناب محمد حنیف سالائی نے فیصلہ سناتے ہوئے فرمایا:

﴿ملزم عبدالعزیز ولد عبدالقادر کو توہین قرآن کے جرم میں زیر دفعہ ۲۹۵ بی عمر قید بامشقت دی جاتی ہے فیصلہ سننے کے بعد تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو تشریف لے گئے۔ مقدمہ کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ نے کی کوئٹہ کے علماً حضرات اور تمام دینی حلقوں کا تعاون جاری رہا۔ پیشیوں پر حاضر ہوتے رہے۔﴾

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے وکلا کا پینل جس نے توہین قرآن کی پیروی فرمائی:

جناب چوہدری رفیق صاحب ایڈووکیٹ' جناب چوہدری محمد ممتاز یوسف صاحب ایڈووکیٹ' جناب زاہد مقیم انصاری صاحب ایڈووکیٹ' جناب سید اشفاق محمود صاحب ایڈووکیٹ۔

صوبائی امیر حضرت مولانا منیر الدین صاحب جناب حاجی شاہ محمد آغا صاحب امیر دوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ' جناب حاجی تاج محمد فیروز سیکریٹری جنرل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ' جناب حاجی خلیل الرحمن صاحب جوائنٹ سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ' جناب حاجی قسمت اللہ صاحب نگران دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ' جناب حاجی طفیل محمد صاحب احرار جناب فیاض حسن سجاد روزنامہ جنگ' عبدالعزیز جتوئی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ' حضرت مولانا قاری عبدالرحیم ناظر نشرواشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ' جناب غازی عبدالرحمن صاحب' حافظ خادم حسین گجر' جناب غلام یٰسین آصف' حضرت مولانا قاری عبداللہ منیر صاحب' جناب محمد حنیف' بدر ریحان زیب' پروفیسر محمد عبداللہ' پروفیسر فیض محمد ربانی صاحب' جناب حافظ محمد شریف صاحب' محمد شریف مینگل اور دیگر مسلمان وکلا کے تعاون و خلوص سے جاری رہا اور کچھ وکلا حضرات نے تمام مقدمات کو پس پشت ڈال کر مقدمہ توہین قرآن کو اہمیت دی اور دل جمعی سے کیس کی پیروری کی اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

بقیہ: وزیر اعلیٰ کے نام خط

نمائندہ نے اپنے فرض کو نبھایا نہ اپنے ووٹروں کے جذبات و عقائد کا خیال رکھا۔ ستم ظریفی یہ کہ آج تک واقعہ کی ابتدائی رپورٹ تک درج نہیں کی جا سکی۔ ضروری ہے کہ ایبٹ آباد انتظامیہ ایف آئی آر درج کرائے اور تحقیقاتی رپورٹ منظر عام پر لائی جائے۔ کیونکہ ڈی سی ایبٹ آباد نے ایک لیڈی اسسٹنٹ کمشنر سے واقعہ کی انکوائری کرائی جس میں تمام تر واقعہ کی تصدیق کی گئی ہے اور ضروری ہے کہ واقعہ میں ملوث کالج پرنسپل کرداروں وغیرہ کی بیرون ملک فرار کی راہ مسدود کی جائے۔

بقیہ: عالمگیر معجزات

نہ اس کا بیٹا یا مظہر و نمائندہ' ایک طرف مکمل الوہیت اور دوسری طرف مکمل ترین عبدیت و احتیاجی' درمیان میں ایک ذرہ بھی نہیں۔

یہ ہے سرتاج الانبیاء کا عظیم الشان اور منفرد دائمی معجزہ جس کی نظیر و مثال کا ملنا محال اور ناممکن ہے یہ آپ کے عالمگیر اور دائمی معجزات کی شان ہے کہ جس کی کائنات میں کوئی مثال یا نظیر نہیں۔ آپ کے معجزات تا قیام قیامت مسلسل اور دائماً جلوہ افروز ہیں جن کی تجلی کسی بھی وقت ماند یا منقطع نہیں ہو گی غرض یہ کہ جس وقت تک اسلام کا قیام' اس وقت تک اسلام کے مؤید معجزات کا قیام اور دوام ہو گا اسلام زمان و مکان کی قید سے مبرا اور ماوراء' اسی طرح اس کے معجزات بھی اسی شان کے ہیں لہٰذا ہر قسم کی کامیابی' نجات اور خوش بختی اسلام کے ہی اپنانے میں منحصر ہے' بنابریں ہم پورے اعتماد اور خلوص سے ہر فرد بشر کو اس مینارہ نور کی طرف لپکنے کے لئے دعوت پیش کرتے ہیں۔

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ سوانح وافکار

ترتیب و تحقیق محمد اسماعیل شجاع آبادی

تحریک آزادی کے نامور مجاہد، تحریک ختم نبوت کے مشہور راہنما، پاکستان کے ایک بڑے خطیب شعلہ

بیان مقرر صاحب طرز انشاء پرداز کی سیرت وسوانح جس کی ترتیب و تبویب کیلئے سالہا سال محنت کی گئی

جس کا ایک ایک لفظ موتی، ایک ایک جملہ عطر بیز، دلنشین مواعظ و خطبات علم وادب تاریخ و ثقافت سے معمور مکتوبات و نگارشات ملک کے نامور علماء کرام مشائخ عظام، وکلاء، اصحاب قلم ادباء شعراء کے خیالات، عجیب و غریب واقعات، خوبصورت عنوانات

تقریباً نصف صدی کی سراپا جہد و عمل زندگی کی دستاویز، ایمان پرور، فکر انگیز داستان

آیئے پڑھیئے اور اپنے ایمان کو جلا بخشیئے

عمدہ کمپوزنگ، اعلیٰ طباعت، چار رنگا حسین سرورق، مضبوط جلد، ۴۰۰ صفحات قیمت صرف 150 روپے تاجروں اور جماعتی احباب کے لئے خصوصی رعایت رقم پیشگی منی آرڈر کریں وی پی ہرگز نہ ہوگی=

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ دفاتر سے اور قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

ناشر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون 514122

دفتر ختم نبوت جامع مسجد عائشہ ۵ حسین سٹریٹ مسلم ٹاؤن لاہور فون 5862404

دفتر ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

ربوہ کانفرنس اور رائیونڈ تبلیغی اجتماع کے موقع پر طلب فرمائیں

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

سترھویں سالانہ ۱۷

ختمِ نبوت کانفرنس

مسلم کالونی ربوہ صدیق آباد

۱۵، ۱۶ اکتوبر ۹۸ء بمطابق ۲۳، ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ بروز جمعرات، جمعہ

زیرِ صدارت: مخدوم المشائخ، حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ — عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت پاکستان

علماء مشائخ

سیاسی قائدین

دانشور اور وکلاء

خطاب فرمائیں گے

فون نمبر

ملتان	اسلام آباد	گوجرانوالہ	لاہور	سرگودھا	فیصل آباد	ٹنڈو آدم	کراچی	ربوہ	کوئٹہ
۵۱۴۱۲۲	۸۲۹۱۸۶	۲۱۵۶۶۳	۵۸۶۲۴۰۴	۷۱۰۴۷۴	۹۳۳۵۲۲	۷۱۶۱۳	۷۸۰۳۳۷	۲۱۳۶۱۱	۸۴۱۹۹۵

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت پاکستان ملتان